سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(جمعۃ المبارک 15، سوموار 18، منگل 19 مئی، بدھ 20- مئی 2015)

(یوم الجمع 25، یوم الاثنین 28، یوم الثلاثہ 29- رجب المرجب، یوم الاربعاء یکم شعبان المعظم 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چودھواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 15۔ مئی 2015

جلد 14: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	13

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ صحت)		
7-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	13
8-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	56
	رپورٹیں (جو ایوان میں پیش ہوئیں)		
9-	مسودہ قانون فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	77
10-	مسودہ قانون ساہیوال یونیورسٹی 2015 اور مسودہ قانون جھنگ یونیورسٹی 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	77
11-	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب اوورسیز پاکستانی کمیشن 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	78
12-	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	79
	قرارداد		
13-	گلگت بلتستان کے مقام نلتر پر آرمی ہیلی کاپٹر کو پیش آنے والے حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے گہرے رنج و غم کا اظہار اور اس المناک حادثے کو قومی سانحہ قرار دینا	------------	80
14-	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	82
	قرارداد		
15-	کراچی بس سانحہ میں شہید ہونے والوں کے لئے گہرے رنج و غم کا اظہار اور اس المناک واقعہ کو قومی سانحہ قرار دینا	------------	83
	تعزیت		
16-	وادی نلتر کے ہیلی کاپٹر حادثے اور کراچی میں دہشت گردی کے واقعے میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	------------	85

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
17۔	راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ	------------	87
18۔	بہاولنگر میں بندروں کے زہر آلود گوشت کی فروخت (۔۔۔جاری)	------------	92
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان میں پیش ہوئے)		
19۔	آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015	------------	99
20۔	آرڈیننس پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی 2015	------------	100
	سوموار، 18۔ مئی 2015		
	جلد 14: شمارہ 2		
21۔	ایجنڈا	------------	103
22۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	105
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	106
	پوائنٹ آف آرڈر		
24۔	کوٹ خواجہ سعید شاد باغ لاہور میں چھ بچوں کا زندہ جل جانا	------------	107
	سوالات (محکمہ آبپاشی)		
25۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	109
26۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	120
27۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	133
	پوائنٹ آف آرڈر		
28۔	بہاولپور میں وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق جھیل بنانے کا مطالبہ	------------	145
	تعزیت		
29۔	کوٹ خواجہ سعید شاد باغ لاہور میں آتشزدگی کی وجہ سے بچوں کی ہلاکت پر فاتحہ خوانی	------------	148

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
30۔	اسمبلی ملازمین کے حوالے سے پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کے فیصلے پر عملدرآمد کا مطالبہ ------------	148
31۔	حکومت کی طرف سے گندم کی خرید کے حوالے سے دیا گیا ٹارگٹ مکمل کرنے کا مطالبہ ------------	151
	تحاریک استحقاق	
32۔	ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (وومن) اٹک کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ ------------	157
	تحاریک التوائے کار	
33۔	پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے زیر انتظام ہونے والے جماعت پنجم اور ہشتم کے سالانہ امتحانات میں متعدد اغلاط اور بدنظمی کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	159
34۔	صوبہ میں بھکاریوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	160
35۔	کورم کی نشاندہی ------------	160
	منگل، 19۔ مئی 2015	
	جلد 14: شمارہ 3	
36۔	ایجنڈا ------------	165
37۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	167
38۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	168
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال)	
39۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	169
40۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	207
41۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	217
42۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	222

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
43۔	بجٹ پورا کرنے کے لئے ٹریفک پولیس کی جانب سے چالانوں کی بھرمار	229
44۔	لاہور میں اساتذہ کے احتجاج پر پولیس کا کمانڈو ایکشن	230
	تحاریک التوائے کار	
45۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گجرات میں تعینات ایم ایس کا سیاسی مداخلت پر تبدیل کیا جانا (۔۔۔جاری)	238
46۔	فیصل آباد روڈ پر محکمہ سکارپ کی کروڑوں روپے کی گاڑیاں ناکارہ ہونے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	240
47۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	241
	قرارداد	
48۔	شاد باغ لاہور میں معصوم بچوں کی ہلاکت پر رنج و غم اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار	241
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (جو زیر التواء رکھی گئیں)	
49۔	آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین فراہم کرنے کا مطالبہ	244
50۔	صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے انجکشن کی فراہمی کا مطالبہ	246
51۔	نادرا دفاتر اور سٹاف میں آبادی کے تناسب سے اضافے کا مطالبہ	247
52۔	پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر پی آئی اے کے کرایہ میں کمی کا مطالبہ	247
53۔	پاکستان میں نشہ آور ادویات کی غیر قانونی درآمد اور فروخت پر پابندی کا مطالبہ	250

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
54۔	صوبہ میں لائبریریوں کی ترویج و ترقی کے لئے قانون سازی اور تین فیصد بجٹ مختص کرنے کا مطالبہ	------------	252
55۔	صوبہ میں ہیپاٹائٹس و دیگر بیماریوں کو روکنے کے لئے صاف پانی کی فراہمی کا مطالبہ	------------	260
56۔	صوبہ کے ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس ٹیسٹ کی سہولیات مہیا کرنے کا مطالبہ	------------	261
57۔	صوبہ بھر کے قصابوں کی دکانوں پر جالیاں لگانے کا مطالبہ	------------	262
58۔	حالیہ بارشوں اور ژالہ باری کی وجہ سے ضلع میانوالی کی تین تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دینے کا مطالبہ	------------	263
	بدھ، 20۔ مئی 2015		
	جلد 14: شمارہ 4		
59۔	ایجنڈا	------------	267
60۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	269
61۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	270
	سوالات (محکمہ زراعت)		
62۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	271
63۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	317
	تحاریک التوائے کار		
64۔	محکمہ آثار قدیمہ کو فنڈز کی فراہمی میں تاخیر (۔۔۔جاری)	------------	333
65۔	لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی کمی (۔۔۔جاری)	------------	334
66۔	پنجاب آرٹس کونسل میں گھپلوں کا انکشاف	------------	339

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
67۔	سمبڑیال تھانہ بیگووالہ کے علاقہ میں گدھوں کی کھال اتارنے کے واقعہ پر زمینداروں کا احتجاج (۔۔۔جاری)	ـــــــــــــــــــــ	342
68۔	ملک میں گردوں اور جگر کی بیماریوں میں مسلسل اضافہ	ـــــــــــــــــــــ	345
69۔	سرگودھا شہر کے علاقہ بھاگٹانوالہ کے بازار انارکلی میں سرکاری اراضی پر غیر قانونی دکانوں کی تعمیر	ـــــــــــــــــــــ	347
70۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(59)/2015/1228. Dated: 13th May 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab on Friday, 15th May 2015 at 03:00 pm in Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 13th May, 2015

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15۔ مئی 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی 2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے	پی پی۔31
2۔	چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے	پی پی۔156
3۔	سید عبدالعلیم، ایم پی اے	پی پی۔244
4۔	محترمہ فائزہ احمد ملک، ایم پی اے	ڈبلیو۔362

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول، داخلہ *
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات / توانائی *
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات *

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔ جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (15 تا 25۔ مئی 2015) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات * قانون و پارلیمانی امور *
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
12۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
13۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
15۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
19۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 13۔اکتوبر 2014 میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وتجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اینڈ پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔ دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات و ثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چوہدری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
35۔ چوہدری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/5902 مورخہ 8۔ دسمبر 2014 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب نوید رسول مرزا

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 15۔ مئی 2015

(یوم الجمع، 25۔ رجب المرجب 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ
أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ
وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝٨ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا
مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ
وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝٩ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ
ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۝١٠

سورۃ النّسَاء آیات 8 تا 10

اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار اور یتیم اور محتاج آ جائیں تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دے دیا کرو اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرو (8) اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو (ایسی حالت میں ہوں کہ) اپنے بعد ننھے ننھے بچے چھوڑ جائیں اور ان کو ان کی نسبت خوف ہو (کہ ان کے مرنے کے بعد ان بے چاروں کا کیا حال ہو گا) پس چاہئے کہ یہ لوگ اللہ سے ڈریں اور معقول بات کہیں (10)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

یہ دینا اک سمندر ہے مگر ساحل مدینہ ہے
ہر اک موج بلا کی راہ میں حائل مدینہ ہے
زمانہ دھوپ ہے اور چھاؤں ہے بس ایک بستی میں
یہ دنیا جل کے بجھ جاتی مگر شامل مدینہ ہے
شرف مجھ کو بھی حاصل ہے محمد کی غلامی کا
وہ میرے دل میں رہتے ہیں میرا دل بھی مدینہ ہے
کرم اتنا ہے فخری ان کی ذات پاک کا مجھ پر
میں اتنی دور ہوں لیکن مجھے حاصل مدینہ ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1۔ میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے پی پی۔31
2۔ چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے پی پی۔156
3۔ سید عبدالعلیم، ایم پی اے پی پی۔244
4۔ محترمہ فائزہ احمد ملک، ایم پی اے ڈبلیو۔362

شکریہ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے سوال نمبر بولیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پریس والے واک آؤٹ کر کے جا رہے ہیں زعیم قادری صاحب کے ذمہ لگائیں کہ ان کی بات سنیں۔

جناب سپیکر: زعیم قادری صاحب، رانا ارشد صاحب اور ندیم کامران صاحب جائیں ان کی بات سنیں اور ان کو منا کر لائیں۔ پہلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے وہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1591 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: ہسپتالوں کو فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1591: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور کے تمام ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جتنے فنڈز فراہم کئے گئے ان کی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ فنڈز کن کن مدات میں استعمال کئے گئے ہسپتال و سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مستحق مریضوں کے طبی ٹیسٹوں اور مفت ادویات کی فراہمی پر کتنے کتنے فنڈز خرچ کئے گئے، ان کی ہسپتال و سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع قصور کے تمام ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جتنے فنڈز مہیا کئے گئے ان کی سال وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ ہسپتال اور سال وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال برائے 09-2008	194237000
سال برائے 10-2009	273421000
سال برائے 11-2010	309259000
سال برائے 12-2011	432043000
سال برائے 13-2012	533131000

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران استعمال کئے گئے سیلری اور نان سیلری فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ہسپتال وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	سیلری	نان سیلری
سال برائے 09-2008	149868832	78276444
سال برائے 10-2009	228495348	149238386
سال برائے 11-2010	151038920	119005514
سال برائے 12-2011	299701696	220859238
سال برائے 13-2012	480996134	121788291

(ج) مستحق مریضوں کے طبی ٹیسٹوں اور مفت ادویات کے لئے جتنے فنڈز خرچ کئے گئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ ہسپتال وار تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال برائے 09-2008	41177844
سال برائے 10-2009	53529510
سال برائے 11-2010	52655138

سال برائے 12-2011	109186146
سال برائے 13-2012	76371150

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں میرا سوال کم اور توجہ دلاؤ نوٹس زیادہ ہے۔ اس میں جو annexure دیا ہے اس کے مطابق 13-2012 میں تقریباً 5 کروڑ روپیہ مختلف ہسپتالوں کے لئے allocate ہوا ہے۔ میں صرف توجہ یہ دلانا چاہتا ہوں کہ کنگن پور کا جو Rural Health Centre ہے اس کی ایکسرے مشین پچھلے ایک سال سے خراب پڑی ہے اور اس کے اندر properly highlight کیا گیا ہے کہ ایکسرے مشین اور ایکسرے فلم کے اندر پیسے ہی نہیں رکھے ہوئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب ان کروڑوں روپوں کی distribution ہوتی ہے تو کیا اس کے اندر محکمہ یہ نہیں دیکھتا کہ اگر ایک ہیڈ میں پیسے ہی نہیں جا رہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور اس کا سدباب کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس بات کی نشاندہی کی ہے۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے ازسرنو ان تمام چیزوں کا از خود جائزہ لینے کا فیصلہ کیا ہے اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس سلسلے میں ہیلتھ ریفارمز روڈ میپ ترتیب دیا ہے جو بڑی تیزی سے کامیابی کی طرف گامزن ہے۔ اس میں جو معزز ممبر کا سوال ہے اور اس کے علاوہ جو دیگر ہمارے معزز ممبران جن کی constituency میں THQs اور DHQs آتے ہیں ہم نے جو پروگرام ترتیب دیا ہے اس میں از خود ہر THQs اور DHQs میں تمام missing facilities اور خراب equipment کی detail تیار کر لی گئی ہیں اور اس کے لئے فنڈز کی allocation ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ اگلے ایک سے ڈیڑھ ماہ میں تمام THQs اور DHQs میں جو مشینری ہے اس کو fully functional کر دیا جائے گا اور next time آپ کو اس طرح کی کوئی چیز دیکھنے میں نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر: انہوں نے particular کہا ہے اس بارے میں بھی special care کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی response میں کہا کہ غلطیاں اور کوتاہیاں ہر جگہ موجود ہیں لیکن ہم نے از خود identify کر لیا ہے اور جو نشاندہی سردار صاحب نے بھی کی تو انشاء اللہ ہم اس کو بھی دوبارہ make sure کر لیں گے لیکن ان کی جو

ایکسرے مشین ہے اس کو بھی repair کروا دیا جائے گا۔ میں آپ کے توسط سے تمام معزز ممبران کو یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ کا جو ہیلتھ ریفارمز روڈ میپ ہے اس میں تمام THQs اور DHQs کی جتنی بھی مشینری اور functional equipment نہیں ہیں ان کو functional کرنے اور آئندہ سے چالو حالت میں رکھنے کا ایک واضح پلان بنایا گیا ہے جس کے لئے فنڈنگ بھی allocate ہو گئی ہے اور انشاء اللہ اگلے ایک سے ڈیڑھ ماہ میں تمام THQs اور DHQs کی تمام مشینری fully functional کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ سردار صاحب! اسی سوال پر اور بھی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جی، میں تھوڑا سا ایک add point کرنا چاہوں گا کہ ضلع قصور میں ٹوٹل پندرہ یونٹس ہیں اس میں ایک DHQ اور دو THQs ہیں باقی سارے RHCs ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب وزیر اعلیٰ صاحب کے پروگرام میں ان کو بھی include کر لیں کیونکہ انہوں نے صرف DHQ اور THQ کا کہا ہے لیکن RHCs کا نہیں کہا۔ میرے حلقے میں دو RHCs الہ آباد اور کنگن پور ہیں۔ سپیکر صاحب ضلع قصور جو آپ کا بھی ضلع ہے اس میں ایک DHQ اور ایک THQ کے علاوہ باقی سب RHCs ہیں تو آپ کی وساطت سے میری ان سے request ہو گی کہ DHQs اور THQs سے نیچے بھی آئیں اور جو RHCs کے problems ہیں ان کو ضرور considered کیا جائے کیونکہ میرا حلقہ کا معاملہ زیادہ تر RHCs کا ہے۔ DHQ اور THQ ٹھیک ہو جائے تو بڑی اچھی بات ہے لیکن RHCs میں basic ہیں اور ان میں problems بھی زیادہ ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! سردار صاحب کا شکریہ۔ شاید میں BHU's اور RHCs کا نام لینا بھول گیا کیونکہ یہ پرائمری ہیلتھ کے سسٹم میں آتے ہیں اور ہم ان کو بھی ساتھ ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ ہمارا جس طرح کا روڈ میپ DHQs اور THQs کے لئے چل رہا ہے اور ویسا ہی روڈ میپ BHU's اور RHCs کے لئے بھی چل رہا ہے۔ ہم نے اس میں باقاعدہ MES appoint کئے جو وہاں daily basis پر خود ان facilities میں جا رہے ہیں۔ وہ روزانہ کی بنیاد پر رپورٹ کرتے ہیں کہ آج کتنی جگہوں پر ڈاکٹر موجود تھے، کتنی جگہوں پر absent تھے، کتنی جگہوں پر میڈیسن موجود تھی اور کتنی جگہوں پر میڈیسن موجود نہیں تھی۔ ان تمام چیزوں کی روشنی میں انشاء اللہ ultimately اگلے ایک سے ڈیڑھ اور دو ماہ میں ان issues کے حل کی طرف جا رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سردار وقاص حسن موکل صاحب کا سوال ہے کہ کس کس مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے؟ Parliamentary Secretary apprise the House، پچھلے پانچ سال 09-2008 سے لے کر 13-2012 تک جو پرچیز آف میڈیسن کی تفصیل دی ہوئی ہے تو اس مد میں کتنے پیسے ضلع قصور کو دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس میں exact amount دینا ہو گی اس لئے میں معزز ممبر سے request کروں گا کہ یہ اس سلسلے میں fresh question دیں، otherwise میں اس سیشن کے بعد detail منگوا دیتا ہوں چونکہ انہوں نے جو فنڈنگ کی بات کی ہے تو یہ لوکل باڈی سسٹم کے تحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی responsibility ہوتی ہے اور وہ اس کو look after کرتے ہیں لیکن اگر ان کو exact amount چاہئے تو میں اس سیشن کے بعد provide کر دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری مجھے وہ detail دے دیں گے تو ان کی مہربانی ہو گی لیکن یہ سوال کے جواب کا حصہ ہے جو یہاں ایوان کی میز پر رکھے گئے ہیں اور یہ اس سوال کے جواب کی تفصیل میں لکھا ہوا ہے لیکن بد قسمتی سے یہ اس کو calculate نہیں کر پائے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کسی ایک سال 13-2012 کو دیکھ لیں جیسا کہ 13-2012 کے expenditures میں DHQ کے لئے پرچیز آف میڈیسن نہیں ہے لیکن انہوں نے RHCs کے لئے اس کالم کے اندر دی ہوئی ہے تو کسی ایک سال کے اندر پرچیز آف میڈیسن کے لئے وہ کتنی مد ہے جو ان کے اپنے جواب کے اندر درج ہے؟ میں صرف ایک عمومی اندازہ لگانا چاہتا ہوں کہ ادویات کو خریدنے کے لئے ایک ضلع کو کتنے پیسے دیئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس میں as such اس طرح کی limit نہیں ہے لیکن facility wise allocation کی جاتی ہے اور میں پھر بھی دوبارہ repeat کر رہا ہوں کہ آپ جو ڈسٹرکٹ قصور کی allocation مانگ رہے ہیں وہ میں آپ کو تمام کی تمام detail ابھی اس سیشن کے بعد provide کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1597 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے شیخ علاؤالدین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے ائر کنڈیشنرز اور جنریٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1597: شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور اور تحصیل چونیاں کے ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ائر کنڈیشنرز اور جنریٹرز دیئے گئے اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) پنجاب کے ان ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے ائر کنڈیشنرز و جنریٹرز کی موجودہ صورتحال کیا ہے، کتنے کون کون سے ہسپتالوں میں بند یا خراب پڑے ہوئے ہیں، ان کو ٹھیک کیوں نہیں کروایا جارہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع قصور کے تمام ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 15 جنریٹرز اور 50 سپلٹ ائر کنڈیشنرز فراہم کئے گئے۔ تفصیل درج ذیل ہے: جنریٹرز کی تفصیل:

ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور	01 عدد	200KV
ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں / پتوکی	1+1	50KV
دیہی مراکز صحت 12 عدد	30KV	ان پر تقریباً 22.5 ملین روپے خرچ ہوئے۔
ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور کو 32 عدد	سپلٹ ائر کنڈیشنرز	

ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں / پتوکی کو 9+9 عدد سپلٹ ائر کنڈیشنرز ان ACs کی فراہمی پر 2.152 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) ضلع قصور کے ان تمام ہسپتالوں میں فراہم کردہ ائر کنڈیشنرز اور جنریٹرز درست حالت میں ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پنجاب کے ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے ائر کنڈیشنرز اور جنریٹرز کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟ کون کون سے ہسپتالوں میں بند یا خراب پڑے ہوئے ہیں ان کو ٹھیک کیوں نہیں کروایا جارہا؟ اس کے جواب میں یہ ہے کہ ضلع قصور کے تمام ہسپتالوں میں فراہم کردہ ائر کنڈیشنرز اور جنریٹرز درست حالت میں کام کر رہے ہیں تو میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب بجلی بند ہوتی ہے تو کیا یہ ائر کنڈیشنرز جنریٹر پر بھی چل رہے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کون سے ہسپتال کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ قصور سے متعلقہ سوال ہے۔

جناب سپیکر: کون سے ہسپتال کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ڈی ایچ کیو قصور کی بات کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں overall بتا دیتا ہوں کہ obviously ڈی ایچ کیو قصور میں بھی ایسا ہوگا۔ اوّل تو اس سوال میں پہلے یہ پوچھا گیا تھا کہ تمام جنریٹرز working condition میں ہیں؟ تو الحمدللہ working condition میں ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جو معزز ممبر نے بات کی ہے تو ان کی انفارمیشن کے لئے میں بتا تا چلوں کہ جو ہسپتال کے کچھ essential parts ہوتے ہیں مثال کے طور آپریشن تھیٹرز، ایمرجنسی اور آئی سی یو میں ان کو free functional رکھا جاتا ہے اور لوڈ شیڈنگ کے دوران بھی ان air conditioners کو جنریٹرز پر چلایا جاتا ہے۔ اگر بعض اوقات جنریٹر کی capacity اتنی زیادہ نہ ہو تو ایسے وارڈز جہاں پر patients کی تعداد زیادہ نہیں ہوتی یا زیادہ sensitive نہیں ہوتے تو ان کو لوڈشیڈنگ کے دوران unconditioned چھوڑا جاتا ہے۔ Otherwise جتنے بھی essential parts ہیں ان تمام کو fully back up کیا جاتا ہے اور لوڈشیڈنگ کے دوران بھی بند نہیں ہونے دیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس طرف ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہوتا یہ ہے کہ اب بارہ بارہ گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے۔ جب یہ air conditioners نہیں لگے تو کھڑکیاں کھلی ہوتی تھیں اور مریضوں کا سانس چلتا رہتا تھا۔ اب وہ کھڑکیاں بھی بند ہیں اور وارڈز کے اندر اتنی زیادہ

suffocation ہو جاتی ہے کہ وہاں ان لوگوں کا رہنا محال ہو جاتا ہے۔ ایک صحت مند آدمی بھی وہاں پر آدھا گھنٹہ نہیں گزار سکتا جب ہم یہ پالیسی afforded نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو سوال دیا ہے اس میں کون سی جگہ ہے جہاں ایسا ہوا ہو؟ آپ وہ point out کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پورے پنجاب میں یہی صورتحال ہے۔ تمام ہسپتالوں میں جنریٹرز کو اتنا ڈیزل فراہم نہیں کیا جا سکتا جس سے ان کو چلایا جا سکے۔ جب ان کو چلانا ممکن نہیں ہے، لوگوں کو پہلے سے سہولت ان کے بغیر حاصل تھی ان کے لگانے سے ایک تو اربوں اور کروڑوں روپے ان پر خرچ ہو گئے ہیں اور دوسری طرف مریض سہولت کی بجائے عذاب میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس پالیسی پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جو suggestion دی ہے آپ اس بارے سوچیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس کا جواب آپ کی اجازت سے دے رہا ہوں کہ جہاں ہسپتالوں میں centrally conditioners ہیں تو وہاں کھڑکیاں نہیں کھلتی لیکن mostly AC لگائے ہیں اور centrally air conditioners نہیں ہیں۔ جس طرح معزز ممبر بات کر رہے ہیں وہاں پر ایسی صورتحال نہیں ہے لیکن اگر معزز ممبر کسی specific جگہ کی نشاندہی کر دیں تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ فوری طور پر کام کروائیں گے۔

جناب سپیکر: میں قصور کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، مجھے اور کا نہیں پتا؟ وہ جو پوچھ رہے ہیں، اس کے متعلق میں ان سے پوچھوں گا کہ آپ کا کون سا حلقہ ہے یا کیا point ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ڈی ایچ کیو قصور کی بات کر رہا ہوں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہاں پر میرے ساتھ چلیں۔ اس کے علاوہ یہ کسی بھی ڈی ایچ کیو میں چلے جائیں وہاں پر ایلومونیم کی کھڑکیاں لگا کر کمروں کو بند کر دیا گیا ہے، شیشے لگا دیئے گئے ہیں، پرانی کھڑکیاں اکھاڑ دی گئی ہیں، وہاں پر یہ صورتحال ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب جس ہسپتال میں بھی جانا چاہیں میں ان کے ساتھ جانے کو تیار ہوں وہ خود جا کر وہاں صورتحال کو دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ابھی ہم نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے کہ ہمارے معزز ممبر جب اسمبلی میں کوئی سوال کرتے ہیں، ہم sometimes ان سوالات کے پیچھے ان

کے حلقوں میں خود بھی جاتے ہیں، اگر معزز ممبر چاہیں تو میں اور مشیر صحت دونوں ان کے حلقے میں جانے کے لئے تیار ہیں، مشیر صحت ابھی چار دن پہلے اس سلسلے میں visit کر کے آئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے پورا ہسپتال visit کیا ہے لیکن انہیں ایسی کوئی چیز وہاں پر نظر نہیں آئی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میرا ابھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس سوال پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں، اب آپ تشریف رکھیں۔ جن کے سوالات ہوتے ہیں وہ اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ہمارا سوال کب آئے گا؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ پچھلے سوال میں بھی میں نے نشاندہی کی ہے کہ جو تفصیل دی جاتی ہے. That has to be very correct to somehow سوال یہ تھا کہ کتنے دیہی مراکز ہیں جن کے اندر جنریٹرز موجود ہیں، اب جواب کے اندر یہ بتایا گیا ہے کہ دیہی مراکز صحت بارہ 12 عدد۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سے 12 مراکز ہیں جن کے اندر یہ سہولت فراہم کی گئی ہے؟ میں تو کم از کم دس BHU's سے واقف ہوں جن کے اندر جنریٹرز نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے بھی سوال کو دوبارہ غور سے پڑھا ہے اور سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ ضلع قصور اور تحصیل چونیاں کے ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ائرکنڈیشنز اور جنریٹر دیئے گئے ہیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟ اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اسی طرح جز (ب) میں سوال یہ کیا گیا ہے کہ پنجاب کے ان ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے ائرکنڈیشنز اور جنریٹر کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟ موجودہ صورتحال میں ان کو بتا دیا گیا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ All are working کوئی ان میں سے خراب نہیں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ کون سے بارہ BHU's ایسے ہیں جہاں پر جنریٹر موجود ہیں اور پھر ہم وہاں جا کر دیکھیں گے کہ موجود ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو اس کا breakup چاہئے تو اس کے لئے fresh question کر لیں، میں ان کو اس کی تفصیل فراہم کر دوں گا کیونکہ جو کچھ سوال میں پوچھا گیا تھا اس کا جواب بڑی تفصیل کے ساتھ دے دیا گیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جو کچھ میں یہاں پر point out کر رہا ہوں اس میں fresh question کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ بارہ جنریٹر BHU's میں موجود ہیں اس کی

تفصیل اگر اس ایوان کو نہ دی جائے تو ایوان کو کیسے پتا چلے گا؟ .This is hypothetical انہوں نے جواب دیا ہے یہ اس کی تفصیل بھی دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے تو جواب سے بالکل انکار نہیں کیا بلکہ میں نے تو یہی عرض کیا ہے کہ اگر بارہ BHU's کے نام ان کو چاہئیں تو اس وقت تو میں بارہ کے نام نہیں بتا سکتا، مجھے کچھ وقت دیں میں ان بارہ BHU's کے نام بھی ان کو دے دیتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: ٹھیک ہے۔ .This is better

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی، اب آگے چلنے دیں۔ کسی اور کو بھی سوال کرنے کا موقع دے دیں آپ کا اپنا سوال تو ہے نہیں۔ اب ہم آگے چلتے ہیں، تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1676 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاوارث لوگوں کے انسانی اعضاء ضرورت مند لوگوں کو لگانے کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*1676: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے میڈیکل کالجز کے اناٹومی ڈیپارٹمنٹ مرے ہوئے لاوارث لوگوں سے بھرے ہوئے ہیں اسی طرح ایدھی والے بھی بے شمار لاوارث لوگوں کو دفنا دیتے ہیں؟

(ب) کیا یہ ممکن ہے کہ ایسے لاوارث لوگوں کے انسانی اعضاء مثلاً گردے، آنکھیں، ہڈی اور سکن ایسے مریضوں کو لگا دیئے جائیں جن کی زندگی خطرے میں ہو اور ان کو انسانی اعضاء کی ضرورت ہو؟

(ج) کیا حکومت پنجاب مذکورہ بالا مسئلہ کے حل کے لئے کوئی مثبت اقدامات یا قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پنجاب کے میڈیکل کالجز کے اناٹومی ڈیپارٹمنٹس لاوارث لاشوں سے بھرے پڑے ہیں۔ حقیقت یہ ہے ان میدیکل کالجز کے dead houses میں مقررہ تعداد اور وقت سے زائد مردہ نہیں رکھے جاتے اور ان کی تدفین قوانین کے مطابق کروادی جاتی ہے تاہم میڈیکل کے طلباء و طالبات کی تعلیم، ٹریننگ کے لئے ان ڈیڈ باڈیز کی مناسب تعداد مہیا کرناضروری ہوتا ہے جو کہ تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد مہیا کی جاتی ہے۔ جہاں تک ایدھی فاؤنڈیشن کا تعلق ہے یہ ادارہ سماجی خدمت کے جذبے کے تحت لاوارث لاشوں کی تدفین کا فریضہ ادا کر رہا ہے جو کہ قابل ستائش ہے۔

(ب) اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اعضاء عطیہ کرنے کی وصیت کرے تو اس کی موت کے بعد مناسب وقت کے اندر رہی اس کے اعضاء کو محفوظ کرنے کے بعد دوسرے اشخاص کو پیوند کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کی موت کسی مرض سے یقینی ہو اور اس کے لواحقین اس کے اعضاء عطیہ کرنا چاہیں تو اس صورت میں بھی اعضاء حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ تاہم موت کے چند گھنٹے بعد یہ عمل میڈیکل سائنس کی رُو سے ممکن نہیں لہذا لاوارث ڈیڈ باڈیز کے اعضاء کو کسی دوسرے شخص کو پیوند کرنا ممکن نہیں ہے اس کے علاوہ لاوارث اشخاص کے اعضاء کی منتقلی یا پیوند کاری میں قانونی پیچیدگیاں بھی درپیش ہوتی ہیں۔

(ج) اعضاء کی پیوند کاری کے عمل کو جانچنے اور قانونی تقاضے پورے کرنے کی غرض سے حکومت پنجاب نے ایک قانون وضع کر رکھا ہے جو کہ Transplantation of Human Organ & Tissues Ordinance 2012 کے تحت بنایا گیا ہے۔ اس قانون کی پاسداری کے لئے حکومت پنجاب نے Punjab Human Organ Transplant Authority قائم کر رکھی ہے۔ یہ اتھارٹی صوبہ بھر میں ہونے والی کسی بھی قسم کی پیوند کاری کی منظوری دیتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں اور

No supplementary question on it.

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1934 حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1955 مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1956 بھی مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1993 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1995 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ذوالفقار علی خان صاحب کا ہے۔

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2227 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چکوال: بی ایچ یو دولہہ کی عمارت کی تعمیر نو

*2227: جناب ذوالفقار علی خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو دولہہ تحصیل و ضلع چکوال کی عمارت ایک سال قبل گر گئی تھی جس کی وجہ سے علاقہ کے عوام اس بنیادی صحت کے مرکز کی سہولت سے محروم ہیں؟

(ب) اس بی ایچ یو کی دوبارہ تعمیر نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں، نیز اس کی تعمیر کب تک شروع ہو سکے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) مذکورہ بی ایچ یو کی بلڈنگ کا مین حصہ دو سال قبل گر گیا تھا، جو کہ عارضی طور پر ایک میڈیکل آفیسر کی رہائش گاہ پر ایک سال کے لئے منتقل کیا گیا تھا، جسے اب گاؤں دولہہ میں ایک کرائے کے گھر میں چلایا جا رہا ہے جس کا ماہانہ کرایہ -/2500 روپے ہے جو کہ جناب ذوالفقار علی خان، ایم پی اے ادا کر رہے ہیں جبکہ بجلی کا بل PRSP چکوال ادا کر رہا ہے لہذا یہ درست نہ ہے کہ علاقہ کے عوام اس بنیادی مرکز صحت کی سہولت سے محروم ہیں بلکہ لوگوں کو طبی سہولیات بخوبی مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ب) بی ایچ یو دولہہ کو اپ گریڈ کر کے آر ایچ سی کا درجہ دیا گیا ہے جس کے لئے بلڈنگ کی تعمیر ضلعی حکومت چکوال ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ایران کے تعاون سے کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! دولہہ میں بی ایچ یو کی تعمیر شروع ہو گئی ہے اس لئے میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال جناب اویس قاسم خان صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2249 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع نارووال: آر ایچ سیز میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی تفصیلات

*2249: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ظفروال، لیسر کلاں اور سنکھترہ ضلع نارووال میں آر ایچ سی کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آر ایچ سیز میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آر ایچ سیز میں پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیاں بھی خالی ہیں، کیا حکومت ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع نارووال میں کل 7 آر ایچ سیز ہیں جبکہ ظفروال، لیسر کلاں اور سنکھترہ میں ایک ایک آر ایچ سی ہے۔

(ب) آر ایچ سی ظفروال، لیسر کلاں اور سنکھترہ میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) آر ایچ سی سنکھترہ میں ڈسپنسر، ڈریسر، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ اور انستھیزیا ٹیسٹ اسسٹنٹ کی ایک ایک اسامی خالی ہے۔

آر ایچ سی ظفروال میں ڈینٹل ٹیکنیشن، ہومیو ڈسپنسر، ایل ایچ وی، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ اور انستھیزیا ٹیسٹ کی ایک ایک اسامی خالی ہے۔

آر ایچ سی لیسر کلاں میں چارج نرس کی تین، ہومیو ڈسپنسر، ڈینٹل ٹیکنیشن، لیبارٹری ٹیکنیشن، ایل ایچ وی، ڈریسر، انستھیزیا اسسٹنٹ، لیبارٹری اسسٹنٹ اور مڈ وائف کی ایک ایک اسامی خالی ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے 1450 نرسز PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر بھرتی کی ہیں جن کو جلد ہی تعینات کر کے نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

پیرا میڈیکل سٹاف کے انٹرویوز مکمل ہو گئے ہیں۔ جلد ہی تعیناتی کر کے خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جواب میں درج ہے کہ نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران صحافیوں سے بات چیت کر کے ایوان میں واپس تشریف لائے)

MR SPEAKER: Welcome back.

جناب اویس قاسم صاحب! آپ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔ مجھے ملک ندیم کامران صاحب کی بات سننے دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں، ڈاکٹر سید وسیم اختر، رانا ارشد صاحب اور زعیم قادری صاحب گئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے صحافی بھائیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ واپس پریس گیلری میں تشریف لے آئے ہیں لیکن یہ آئے conditional ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے انہوں نے سیکرٹری انفارمیشن کے خلاف protest کیا ہے۔

جناب سپیکر: کس کے بارے میں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): سیکرٹری انفارمیشن پنجاب کے خلاف protest کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے صحافیوں سے بہت سے وعدے کئے جو ابھی تک پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کی اب ڈیمانڈ یہ ہے کہ آپ جب بھی ٹائم دیں گے آپ کی ان کے ساتھ ایک میٹنگ ہوگی، وزیر اعلیٰ صاحب نے پہلے ہی ایک کمیٹی ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے تشکیل دی ہوئی ہے جس میں خصوصی طور پر ان کی کالونی کا مسئلہ سر فہرست ہے تو اس کے لئے انہوں نے کہا ہے کہ زعیم قادری صاحب اور رانا ارشد صاحب بھی اس کمیٹی میں already شامل ہیں، اس سلسلے میں ان کی وزیر اعلیٰ کے ساتھ ایک میٹنگ بھی ہو چکی ہے۔ اب یہ آپ سے میٹنگ کریں گے اور آپ ان کو ایک deadline دیں گے جس میں ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے time-frame دیا جائے گا۔ وہ سیکرٹری انفارمیشن کے خلاف شدید protest کر رہے ہیں کہ وہ وزیر اعلیٰ کو بھی misguide کر رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ معاملات آگے نہیں بڑھ رہے۔ میری اس سلسلے میں آپ سے بھی request ہے کہ ان کی بات جائز ہے اور اس پر آپ مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون کدھر ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وہ ابھی تشریف لاتے ہیں۔

جناب سپیکر: وقفہ نماز کے فوراً بعد ہم ان کو ٹائم دیتے ہیں، رانا صاحب! آپ بھی تشریف لائیں گے، زعیم قادری صاحب بھی آئیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں بھی کچھ گزارش کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے جو صحافی بھائی ہیں ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ جس طرح سے وہ اتنے مشکل حالات میں ہر مسئلے کے اوپر وہ لوگوں کو educate کرتے ہیں اور لوگوں کے حقوق کے حوالے سے آواز بلند کرتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ حکومت کا یہ روّیہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے اس میں ہمارے دو ایم پی ایز اور وزراء بھی شامل ہیں لیکن ان کے مسائل جوں کے توں ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! مجھے ان کی بات سن تو لینے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اپوزیشن کی طرف سے ان کے مسائل کی بھر پور حمایت اور تائید کا اعلان کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے مسائل فی الفور حل کئے جائیں۔ ان کے مسائل کوئی اتنے بڑے نہیں ہیں اگر ان سے پہلے وعدہ کیا تھا تو priority basis پر ان کے مسائل حل کئے جائیں۔ اب ہمارے ان صحافی بھائیوں کو مزید مہینوں لولی پاپ نہیں دیا جا سکتا۔ جس طرح سے یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کے مسائل کو فی الفور حل ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بھی گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں! میں نے ان کو اب ٹائم دے دیا ہے، میں نے بات ختم کر دی ہے۔ اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ میں دونوں کی بات سنوں گا اور اس کے بعد جو کر سکتا ہوا کروں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سارے معاملے میں سیکرٹری انفارمیشن مومن علی آغا فساد کی جڑ ہیں۔

جناب سپیکر: ہم ان کی بات کو سنتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی، ہمیں امید ہے کہ آپ کی مہربانی سے ہمارے صحافی بھائیوں کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔ جی، رانا ارشد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس سلسلے میں وزیراعلیٰ صاحب نے already کمیٹی بنائی ہوئی ہے، الحمد للہ جرنلسٹ ہاؤسنگ کالونی کے 95 فیصد issues حل ہو چکے ہیں۔ صحافی ہمارے بھائی ہیں، ہماری برادری ہیں اور ان کے مسائل حل کرنے کے لئے وزیراعلیٰ نے directions جاری کی ہوئی ہیں۔ ان کے جو issues رہتے ہیں ان کے بارے میں آپ جو decision دیں گے انشاء اللہ ہم اپنے بھائیوں کو facilitate کریں گے۔ ہمارا جینا مرنا ان کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ اور ان کے تشریف لانے کا بھی بہت شکریہ۔ جی، اویس خان صاحب!

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے 1450 نرسز پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مستقل بنیادوں پر بھرتی کی ہیں جن کو جلد تعینات کر کے نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔ پیرا میڈیکل سٹاف کے انٹرویوز مکمل ہو گئے ہیں جلد ہی تعیناتی کر کے خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔ میری گزارش ہے کہ یہ سلسلہ تو سالہا سال سے ایسے ہی ہے اور یہ اسامیاں یونہی خالی پڑی ہوئی ہیں۔ میں کم از کم اس سوال کے جواب میں یہ چاہتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کوئی specific period mention کر دیں کہ مہینے میں، دس دن میں پندرہ دن میں یا کب تک ان کو پُر کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم اویس قاسم خان صاحب نے جو سوال کیا ہے اس حوالے سے عرض ہے کہ۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض ہے کہ 1450 نرسز کی اسامیوں کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت بھرتی کا عمل مکمل کر لیا ہے اور الحمدللہ چوبیس گھنٹے پہلے ان کی پوسٹنگ ویب سائٹ کے ذریعے ہو چکی ہے۔ جن جن نرسز کو post کیا گیا ہے انہوں نے ویب سائٹ پر اپنی اپنی پوزیشن دیکھ کر جائننگ دینے کا عمل آج سے شروع کر دیا ہے۔ مزید 1200 نرسز کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دی ہے اور انشاء اللہ ان کو بھی جلد ہی پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں تعینات کر لیں گے۔ جہاں تک پیرا میڈیکس کا تعلق ہے تو میں نے آج صبح RHCs کے حوالے سے جو latest update لیا تھا اس کے مطابق ہم نے آج پیرا میڈیکس کی سو فیصد بھرتی مکمل کر لی ہے اور انشاء اللہ within next 24 hours میں پیرا میڈیکس کی RHCs میں تعیناتی مکمل ہو چکی ہو گی۔

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اویس قاسم خان صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2250 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع نارووال: بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2250: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع نارووال میں کل کتنے بی ایچ یوز ہیں اور ان بی ایچ یوز میں کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں اور کتنے ڈاکٹرز کے بغیر ہیں؟

(ب) کیا حکومت کا بی ایچ یوز میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) مذکورہ بی ایچ یوز میں 13-2012 کے دوران کل کتنی رقم کی ادویات دی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع نارووال میں کل 58 بی ایچ یوز ہیں ۔ان میں 36 بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات ہیں جبکہ 22 بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب محکمہ صحت خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے اس سلسلہ میں ڈی سی او کی سرپرستی میں ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو واک ان انٹرویوز منعقد کرتی ہے ۔ جیسے ہی مطلوبہ قابلیت کے حامل امیدوار دستیاب ہوں گے ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ بی ایچ یوز کو 13-2012 کے دوران ایک کروڑ 24 لاکھ، 11 ہزار 178 روپے کی ادویات دی گئیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! ضلع نارووال میں BHU's 58 بتائے گئے ہیں جن میں سے BHU's 36 میں ڈاکٹر تعینات ہیں جبکہ BHU's 22 میں ڈاکٹر تعینات نہ ہیں۔ جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ سال 13-2012 کے دوران ایک کروڑ 24 لاکھ 11 ہزار 178 روپے کی ادویات دی گئی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ادویات تمام BHU's میں تقسیم کی جاتی ہیں تو جن BHU's 22 میں ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں وہاں پر یہ ادویات مریضوں کو کون دیتا ہے اور یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! BHU's 22 کا بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ چونکہ مشیر صحت اس پر مکمل presentation لے کر آئے ہیں اب ان کی خواہش تھی کہ اگر آپ اجازت فرما

دیں تو یہ پورے ایوان کی انفارمیشن کے لئے دو سے تین منٹ بریفنگ دے دیں۔ اس میں بی ایچ یوز پر جو کام کر رہے ہیں اس میں ان کے سوال کا جواب بھی آ جائے گا اور دیگر دوستوں کی بھی انفارمیشن میں اضافہ ہو گا لہذا آپ مشیر صحت کو اجازت فرما دیں کہ یہ دو سے تین منٹ میں اس کی تمام بریفنگ دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ جو جواب دینا چاہتے ہیں دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): چونکہ اب اس پر بڑا کام ہو چکا ہے جیسے میں نے پہلے آپ سے عرض کی تھی کہ Health Reforms Roads Map بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ اسی طرح جو بی ایچ یوز کی position تھی الحمد للہ اس ہفتے میں ہم genuinely 66 percent تک آ گئے ہیں یعنی اب 66 فیصد تک ڈاکٹرز کی availability ensure کی جا رہی ہے۔ جو بات معزز ممبر نے کہی کہ اگر ڈاکٹرز نہیں ہیں تو میڈیسن کون دے رہا ہے؟ وہاں ڈاکٹرز کے علاوہ جو سٹاف موجود ہوتا ہے some time مریض آتے ہیں تو وہ ان کو دیکھ کر ادویات دیتے ہیں۔ بی ایچ یوز کی essential drug list میں غالباً اٹھارہ میڈیسن ہیں۔ وہاں پر جو دوسرا ٹرینڈ سٹاف موجود ہوتا ہے وہ یہ میڈیسن دے دیتا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے پہلے ان کو مطمئن ہونے دیں پھر اس کے بعد اگر کوئی ٹائم ہوا تو آپ کو سن لوں گا۔ آپ کی مہربانی، بہت شکریہ۔ جی، اویس قاسم صاحب!

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان 22 بی ایچ یوز میں کب تک ڈاکٹرز تعینات کر دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں پھر وہی بات repeat کروں گا کہ ہمارا جو Health Reforms Road Map چل رہا ہے جس کی ہم ایک third party کے ذریعے مسلسل مانیٹرنگ کر رہے ہیں اور ہم اس میں اب تک 66 فیصد تک آ چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے دو تین steps لئے ہیں کہ پہلے جو pay purpose کے لئے لوگوں کو بی ایچ یوز میں post کر دیا جاتا تھا اور factual position یہ تھی کہ وہ وہاں موجود نہیں ہوتے تھے اور

وہاں سے صرف تنخواہ لیتے تھے۔ ہم نے 13 تاریخ کے بعد سے ایک standing order issue کر دیا تھا کہ اب future میں کسی کو بی ایچ یوز میں pay purpose کے لئے post نہیں کیا جائے گا اور walking interview کے لئے ای ڈی اوز کو اختیارات دے دیئے گئے ہیں وہ weekly walking interviews کر رہے ہیں اور وہاں پر جو لوگ آ رہے ہیں اور کام کرنا چاہ رہے ہیں انہیں فوری طور پر recruit کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں جو کچھ best of the best ممکن ہے وہ کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اگلے دو سے اڑھائی ماہ کے دوران ہم اللہ کے فضل سے سو فیصد نہیں تو 99.9 فیصد تمام بی ایچ یوز کو ڈاکٹرز کی availability مکمل کر دیں گے۔

جناب محمد اویس خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ فرمائیں!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 2250 کے جز (الف) پر بات کروں گا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ جن بائیس بی ایچ یوز میں میڈیکل آفیسرز نہیں ہیں وہاں پر جو پیرا میڈیکس سٹاف ہے وہ میڈیسن prescribe کرتا ہے۔ جو دوسرا ٹرینڈ سٹاف ہے وہ پیرا میڈیکس ہو سکتا ہے۔ کیا کوئی ایسا قانون موجود ہے کہ بغیر میڈیکل آفیسر کے کسی بھی مریض کو کوئی پیرا میڈیکس سٹاف میڈیسن prescribe کرے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میرے خیال میں کچھ misunderstanding ہوئی ہے۔ آپ دوبارہ بتا دیں، میڈیکل آفیسر دوائی prescribe کرتا ہے اور وہ صرف ادویات تقسیم کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں explain کر دیتا ہوں کہ میں نے ابھی یہی بات کہی ہے جو آپ فرما رہے ہیں۔ ایک بات یہ ہے کہ بی ایچ یوز پر ڈاکٹر post ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو ڈاکٹر باقاعدہ post نہیں لیکن وہ circulation میں بی ایچ یوز میں جاتے ہیں اور وہ میڈیسن propose کرتے ہیں اور جیسے میں نے کہا کہ ہمارا جو trained staff ڈسپنسر ہوتا ہے وہ مریضوں کو میڈیسن deliver کر دیتے ہیں لیکن ایسا نہیں کہ بی ایچ یو میں ہر وقت ڈاکٹر موجود نہیں ہوتا بلکہ rotation سے ڈاکٹر وہاں جاتے ہیں۔ میں جس کی بات کر رہا ہوں کہ ڈاکٹرز depute ہوں وہ ان 22 بی ایچ یوز میں واقعی نہیں ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے جواب کی نفی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی، میرے خیال میں اب آگے چلیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اس طرح تو proceeding نہیں چلتی، ایوان کو justify کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے کہ میڈیکل آفیسر کی طرف سے میڈیسن prescribe ہوتی ہے اور سٹاف تقسیم کرتا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے تو آج تک ایسا نہیں سنا۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سید طارق یعقوب صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آگے آپ کا کوئی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پتا نہیں نمبر آتا ہے یا نہیں اور یہ بہت اہم معاملے پر سوال ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! جی accepted.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2264 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سید طارق یعقوب کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین: ٹی ایچ کیو ہسپتال کی ایکسرے مشین اور سیوریج کے خراب ہونے کی تفصیلات

*2264: سید طارق یعقوب: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں ایکسرے مشین اور سیوریج سسٹم عرصہ دراز سے خراب ہے اگر ایسا ہے تو کب تک نئی ایکسرے مشین اور سیوریج سسٹم کو ٹھیک کروا دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):
یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پھالیہ منڈی بہاؤالدین کی ایکسرے مشین 23-04-2013 سے خراب ہے کیونکہ یہ ایکسرے پلانٹ ماڈل 50 MA پولی سکارپ جرمن 1971 میں نصب ہوا تھا۔ اب یہ قابل مرمت نہ ہے کیونکہ مارکیٹ میں اس کے سپیئر پارٹس دستیاب نہ ہیں۔ میڈیکل ایکوئپمنٹ ریپیئر ورکشاپ سرگودھا کی رپورٹ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
نئی ایکسرے مشین کی خریداری کے لئے پرچیز پراسس مکمل ہونے پر ایم ایس ٹی ایچ کیو ہسپتال پھالیہ نے پرچیز آرڈرز جاری کر دیئے ہیں۔ متعلقہ کنٹریکٹر ایکسرے مشین انسٹال کرنے کے لئے بلڈنگ تیار کر رہا ہے۔ یہ مشین ایک مہینہ کے اندر اندر انسٹال کر کے فنکشنل کر دی جائے گی۔
ٹی ایچ کیو ہسپتال پھالیہ کے سیوریج سسٹم کی Maintenance and Repair کے لئے سکیم منظور ہو گئی ہے جس کے لئے فنڈز وزیراعلیٰ پیکج کے تحت جلد ہی بذریعہ سید طارق یعقوب ایم پی اے جاری کر دیئے جائیں گے۔ فنڈز ملتے ہی Maintenance and Repair کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پھالیہ منڈی بہاؤالدین میں ایکسرے مشین 23-04-2013 کو خراب ہوئی اور انہوں نے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ 1971 میں install ہوئی تھی۔ ایکسرے مشین سے جو X-ray waves نکلتی ہیں وہ صحت کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ ہر مشین کی ایک expiry date بھی ہوتی ہے اور اس مدت کے بعد پھر اس کے action کا کوئی اندازہ نہیں ہوتا۔ پہلے یہ بتائیں کہ جو مشین 1971 میں لگائی گئی تھی اس کی expiry date کب تھی؟ یہ جواب 3۔ اپریل 2015 کو موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے commit کیا ہے کہ یہ سارا process مکمل ہو گیا ہے، order place ہو گیا ہے اور یہ مشین ایک مہینے کے اندر اندر install کر کے functional کر دی جائے گی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ مشین install کر کے functional ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا مشین functional ہو گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ ایکسرے مشین expire ہو چکی تھی اور وہاں پر ایکسرے کی سہولت میسر نہیں تھی۔ اب الحمدللہ اس مشین کی تمام خراب چیزیں replace کر دی گئی ہیں۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: اب نماز عصر کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز عصر کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 40 منٹ
پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ سب نے متفقہ طور پر یہ کہا ہے کہ Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہ لیا جائے۔ یہ Question Hour ہے اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ بات بالکل درست ہے لیکن میں سمجھا تھا کہ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کر دیا تھا جس کا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دینا تھا۔ سوال یہ تھا کہ MA 50 ماڈل کی مشین سکارپ جرمن 1971 میں نصب ہوئی تھی اس کی expiry date کیا تھی یعنی اس کے optimum usage کا ٹائم کب ختم ہونا تھا اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے جواب میں یہ commit کیا ہے کہ یہ مشین ایک مہینہ کے اندر اندر install کر کے functional کر دی جائے گی۔ یہ 3۔ اپریل کو جواب موصول ہوا ہے اور آج 15۔ مئی ہے تو اس commitment کے مطابق یہ مشین functional ہو چکی ہو گی لہذا یہ ایوان کو اس کی انفارمیشن دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز ممبر نے بات کی ہے تو میں نے اس کا ابھی latest جواب یہ دیا ہے کہ اس مشین کا تمام ground work مکمل ہو چکا ہے، مشین install ہو چکی ہے اور اب مشین نے start اور working میں آنا ہے جو ابھی دس سے پندرہ دن لے گی۔ مشین install ہو چکی ہے یعنی جتنا بھی اس کا structure ہوتا ہے وہ install ہو چکا ہے لہذا دس سے پندرہ دن میں یہ انشاء اللہ تعالیٰ working میں آ جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: کیا آپ ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کسی اور کو دے دیں تو بہتر نہیں ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرا یہ ضمنی سوال پورے ایوان اور پنجاب بھر کے عوام کے لئے بہت اہم ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے اس سوال کے جواب کے آخری حصے میں یہ جواب دیا ہے کہ:

> "ٹی ایچ کیو ہسپتال پھالیہ کے سیوریج سسٹم کی Maintenance and Repair کے لئے سکیم منظور ہو گئی ہے جس کے لئے فنڈز وزیر اعلیٰ پیکج کے تحت جلد ہی بذریعہ سید طارق یعقوب ایم پی اے جاری کر دیئے جائیں گے۔ فنڈز ملتے ہی Maintenance and Repair کا کام شروع کر دیا جائے گا۔"

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر اعلیٰ کے فنڈز تمام ایم پی اے صاحبان کو جا رہے ہیں اور Repair, Maintenance اور ڈویلپمنٹ کا جو کام ہو رہا ہے کیا وہ ایم پی اے صاحبان کے ذریعے سے ہو رہا ہے یا محکمانہ طور پر ہو رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر میرے سے بڑے سینئر ہیں اور ان کو یقیناً زیادہ پتا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے نشاندہی کی ہوگی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جی، بالکل۔ قائد حزب اختلاف نے جو کہا ہے میں ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے یہ بتاتا ہوں کہ ایم پی اے سید طارق یعقوب صاحب نے request کی ہوگی اور Chief Minister directive issue کروایا ہوگا۔ اس پر ان کا نام لکھا ہوا ہے کیونکہ ان کا حلقہ ہوگا لیکن اب overall policy یہ ہے جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے اور اب repeat کر دیتا ہوں کہ DHQs and THQs کے لئے ایک پالیسی بن چکی ہے کہ ہر ڈی ایچ کیو یا ٹی ایچ کیو کو maintenance and repair work کے لئے جو بھی گرانٹ دینی ہوگی اور اس میں سیوریج سسٹم والا issue بھی شامل ہے وہ Provincial head سے supply کی جائے گی اور ڈی سی اوز اس کی supervision and monitoring کیا کریں گے۔ اس متعلقہ ٹی ایچ کیو کا maintenance and repair work اسی head میں انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ڈیڑھ سے دو ماہ میں کروا دیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری قطعی طور پر درست جواب نہیں دے رہے۔ ایم پی اے کے ذریعے فنڈز جائیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ منتخب آدمی ہے اس کے ذریعے سے فنڈز خرچ ہو رہے ہیں لیکن بد قسمتی کے ساتھ تمام بلدیاتی لوگ جو یونین کونسل کی سطح پر آئندہ انتخاب میں حصہ لینا چاہتے ہیں، پورے پنجاب میں اربوں روپے کے فنڈز ان کی disposal پر جا رہے ہیں۔ 150-ارب روپے کی سڑکوں کی بات ہو گئی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلا پورا سال ہم یہ احتجاج کرتے رہے کہ جو بھی ترقیاتی فنڈز ہیں وہ ایم پی ایز کے ذریعے سے استعمال ہوں جو elect ہو کر اس ایوان میں آ چکے ہیں کیونکہ ان کے حلقہ کے عوام کا حق بنتا ہے مگر جو شکست خوردہ لوگ ہیں مثلاً ہمارے تمام ایم پی اے صاحبان کے حلقوں میں مسلم لیگ کے ہارے ہوئے ایم پی ایز اور آئندہ بلدیاتی انتخاب میں ان کے جو امیدوار ہیں ان کے ذریعے سے پورے لاہور اور پنجاب کے اندر ہزاروں منصوبے شروع ہیں اور یہ pre-poll rigging ہے۔ بلدیاتی انتخاب میں تین مہینے رہ گئے ہیں۔ آپ اربوں روپے کے فنڈز ان کی disposal پر دے رہے ہیں لہذا یہ ان تمام منتخب نمائندوں کی توہین ہے جنہیں ان کے حلقہ نیابت کے لوگوں نے elect کر کے پارلیمان کے اندر بھیجا ہے اور وہ deprive ہیں کیونکہ ان کے ذریعے سے کوئی کام نہیں ہو رہا۔ ان کے مسائل جوں کے توں ہیں جبکہ

اپنے [****] اور امیدواران کے ذریعے مسلم لیگ (ن) کے مقامی لوگ دھڑا دھڑ جا کر محکمے کے لوگوں کے ذریعے فیتے کاٹ رہے ہیں، ٹیوب ویل لگ رہے ہیں، سڑکیں بن رہی ہیں، سیوریج سسٹم چل رہا ہے اور maintenance work ہو رہا ہے۔ ہم اس پر احتجاج کر رہے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اب تک جو کچھ ہو گیا وہ ہو گیا لیکن آئندہ ہم یہ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: [****] جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کو حذف کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اب اس طرح کی کوئی بات ہو گی تو ہم احتجاج کریں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس discrimination کے خلاف، حقوق کی پامالی کے خلاف اور اس step motherly treatment کے خلاف ہم احتجاج کرتے ہوئے پانچ منٹ کے لئے ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف پانچ منٹ کے لئے ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ایسے نہ کریں، ایسے نہ کیا کریں۔ یہ آپ کا کیا طریقہ ہے؟ حلقوں کی ڈویلپمنٹ ہونے دیں۔ پنجاب میں ہی پیسا خرچ ہو رہا ہے چاہے کسی بھی طریقے سے ہو رہا ہے۔ آپ پنجاب کے عوام کا خیال کریں کیونکہ پنجاب کے عوام کی خدمت ہو رہی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ [************] ان کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے باہر جا کر جو statement دینی تھی انہوں نے اندر ہی دے دی ہے اور شاید ان کو پتا نہیں چلا کہ اندر کی بات اور باہر کی بات میں فرق ہے۔ مجھے ایک چیز پر بڑا اعتراض ہے اور میں آپ کی موجودگی میں اپنا گلہ پورے ایوان کی طرف سے قائد حزب اختلاف کو پہنچانا چاہتا ہوں کہ وہ جوش جذبات میں political worker کو جو کسی بھی سیاسی جماعت کا ہو سکتا ہے جو پیدا نہیں کیا جاتا بلکہ وہ بے چارہ سالہا سال کی محنت سے پیدا ہوتا ہے اس کو [****] کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان الفاظ کو حذف کر دیا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر کو ایک political worker کو [****] کہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ ایسے اپوزیشن لیڈر کو جو تین تین بار پارٹی بدل چکا ہو ان کو political worker کی عزت کا خیال کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے ان الفاظ کو حذف کروا دیا ہے۔ جو الفاظ استعمال کئے گئے تھے میں نے وہ حذف کروا دئیے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس کے جواب میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ ہمیشہ جو بھی کام ہوتا ہے وہ گورنمنٹ کے محکمے کرواتے ہیں اور میرا نہیں خیال کہ پنجاب میں کوئی ایسی بھی جگہ ہے جہاں پر گورنمنٹ کا محکمہ کام نہ کرواتا ہو۔ متعلقہ ممبران اسمبلی ہمیشہ کام کی monitoring and supervision کیا کرتے ہیں۔ جہاں تک فنڈز کی allocation کا تعلق ہے تو جو ممبر اسمبلی اپنے حلقے کے معاملات میں زیادہ interest لیتا ہے، جو اپنے حلقے کا زیادہ درد رکھتا ہے وہ گورنمنٹ کو pursue کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اس کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ میں اپنے حلقے کی facilities میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکوں۔ اگر ممبران اسمبلی چھ چھ ماہ اسمبلی میں ہی نہیں آئیں گے، کنٹینر سیاست کریں گے اور دھرنے دیں گے تو پھر ان کے حلقوں میں کوئی نہ کوئی تو کام کروائے گا اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ میاں محمد شہباز شریف ہی کروائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ابھی محترم پارلیمانی سیکرٹری نے جو بات کی ہے میں ان کے بیان کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ ڈاکٹر مراد راس صاحب سے پہلے سوال نمبر 2266 سید طارق یعقوب صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آ گئے)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 2272 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: یونین کونسل 52 چک نمبر 132ر۔ب میں ہیلتھ سنٹر قائم کرنے کی تفصیلات

*2272: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-52 یو سی نمبر 4 چک نمبر 132ر۔ب ساہو والہ ضلع فیصل آباد میں عطائی ڈاکٹرز کی بھرمار ہے جو لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سال میں متعلقہ ڈرگ انسپکٹر یا کسی بھی محکمہ صحت کی اتھارٹی نے مذکورہ آبادی کا دورہ کرکے عطائی ڈاکٹرز کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چک کی آبادی مذکورہ یونین کونسل میں سب سے زیادہ ہے لیکن کوئی بھی سرکاری ڈسپنسری نہ ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ چک میں بی ایچ یو یا آر ایچ سی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی-52 یونین کونسل نمبر 4 چک نمبر 132ر۔ب ساہو والہ ضلع فیصل آباد میں ہومیو ڈاکٹر ممتاز اور ہومیو ڈاکٹر محمد سرفراز پریکٹس کرتے ہیں جبکہ طارق چٹھہ اور محمد مالک عطائی لیکن ان کا کوئی کلینک نہ ہے بلکہ کوئی بلاتا ہے تو یہ چلے جاتے ہیں۔

(ب) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر صحت اور ڈرگ انسپکٹر چک جھمرہ دورہ کرتے رہتے ہیں۔ ہومیو ڈاکٹر محمد سرفراز کا ڈرگ قوانین کی خلاف ورزی پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ چک جھمرہ نے چالان بھی کیا جبکہ ہومیو ڈاکٹر ممتاز صرف ہومیو ادویات کی پریکٹس کرتا ہے اور چونکہ طارق چٹھہ اور محمد مالک کا کوئی کلینک نہ ہے اس لئے وہ trace able نہ ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل میں ایک ہی بی ایچ یو ہوتا ہے اور مذکورہ یونین کونسل میں بی ایچ یو چک نمبر 126 ر ب، پہاڑ نگ میں واقع ہے اور مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے لہذا مزید بی ایچ یو اور آر ایچ سی بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے جس میں طارق چٹھہ صاحب اور محمد مالک صاحب پکڑے نہ گئے ہیں تو ان جیسے لوگوں کو پکڑنے کے لئے آپ نے کیسے اقدامات اٹھائے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ ایسا مقدس فورم ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر حقیقتیں بالکل بیان کرنی چاہئیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ quackery صرف پنجاب میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں بڑی شدت کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے اور اس کا سدباب کیسے کرنا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سب کا مشترکہ فرض ہے اور حکومت کا زیادہ فرض ہے۔ Quacks کے خلاف قانون غالباً اتنا مؤثر نہیں تھا، میں نے خود بہت ساری quackery کے خلاف lead campaigns کیں اور ہم لوگوں کو گرفتار کرتے تھے تو عدالتیں اگلے ایک دو روز میں انہیں چھوڑ دیتی تھیں۔ اب ان تمام issues کو دیکھتے ہوئے دن رات کی محنت سے ہم نے ایک ڈرافٹ تیار کیا ہے جس میں ہم quackery کی سزائیں بڑھا رہے ہیں اور اس ڈرافٹ پر متعلقہ تمام سٹیک ہولڈرز سے مشاورت جاری ہے۔ اس میں ہربل issues بھی آ جائیں گے، اس میں ہومیوپیتھک کے issues بھی آ جائیں گے، اس میں ایلوپیتھک کے issues بھی آ جائیں گے اور اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح کے issues آئیں گے اور وہ ڈرافٹ ہم اس اسمبلی میں lay کریں گے اور تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے quackery کے خلاف مؤثر قانون انشاء اللہ ہم اگلے دو سے تین ماہ میں لے کر آ رہے ہیں۔ اس دوران بھی campaign جاری ہے اور اس ایک ہفتے کے دوران بھی متعدد quacks گرفتار کئے گئے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ quackery کا سدباب مؤثر قانون کے ذریعے بہت ضروری ہے جس کو ہم انشاء اللہ اگلے دو سے تین ماہ میں اسی معزز ایوان سے منظور کروائیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بڑی اچھی بات پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتائی ہے کہ آگے کا کیا پروگرام ہے۔ Quacks ڈاکٹر کا اتنا serious issue ہے جو ایک جگہ نہیں، دو جگہ نہیں بلکہ سارے پاکستان کا یہ issue ہے۔ ہر حلقے کا، ہر یونین کونسل کا اور ہر گلی محلے کا بھی یہ issue ہے۔ وہاں پر ڈاکٹر نوشین صاحبہ اور میں آج بات کر رہے تھے کہ ان کے سامنے بچوں کو ایسے ٹیکے لگائے گئے کہ ان کے بازو معذور ہو گئے۔ جانوروں کی دوائیاں انسانوں کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔ یہ سب کا issue ہے اور عوام کا issue ہے اور یہ نہ سمجھیں کہ یہ اپوزیشن کا issue ہے یا حکومت کا بلکہ یہ سب کا issue ہے اور اس میں جتنی جلدی کچھ کیا جا سکے، اب بھی حکومت اسے seriously لے لے تو بڑی بات ہو گی کیونکہ جتنا نقصان بچوں کو پہنچایا جا رہا ہے ان کی ابھی ساری زندگی باقی ہے اور میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی تک جو لوگ پکڑے گئے ہیں ان کی تعداد کیا ہے اور اس حوالے سے صرف اس ایک یونین کونسل کا ہی بتا دیں، اس ضلع کا بتا دیں یا مجھے یہ بتائیں کون سی ٹیمیں بنائی جا رہی ہیں؟ یونین کونسل وار ٹیم بنائی جا رہی ہے یا ضلع کی سطح پر بنائی جا رہی ہیں یا صوبائی سطح پر ٹیمیں بنائی جا رہی ہیں اور اس حوالے سے کس قسم کے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ابھی حالیہ دنوں میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے anti spurious drug campaign launch کی ہے اور خالص ڈویژن کی سطح پر ٹاسک فورسز بنائی ہیں جو ضلع میں بھی کام کریں گی اور انہیں جو مینڈیٹ دیا گیا ہے اس کے TORs میں نہ صرف spurious drugs اور substandard drugs کو allocate کرنا، ان کے خلاف کارروائی کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ quacks کے خلاف کارروائی کا بھی مینڈیٹ انہیں دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مراد راس اس معزز ایوان کے ممبر ہیں تو انہوں نے جو بات کی یہ واقعتاً ہم سب کا issue ہے۔ یہ کسی ایک کا issue نہیں ہے اور میں بحیثیت پارلیمانی سیکرٹری ایڈوائزر خواجہ سلمان رفیق صاحب کی سربراہی میں، جس دن سے میں پارلیمانی سیکرٹری بنا ہوں، میں نے کم و بیش ایک سو سے زائد raids کئے ہیں اور سینکڑوں quacks کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیجا ہے لیکن ہم نے جو محسوس کیا اور جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ جب ہم کسی کو گرفتار کرتے تھے اور غالباً ہمارے سسٹم میں کچھ flaws موجود تھے جن کی وجہ سے عدالتیں ان کی ضمانت لے لیتی تھیں اور دوبارہ وہ لوگ اپنا کاروبار

جاری رکھتے تھے تو ان تمام issues کو دیکھتے ہوئے ہم نے بڑی لمبی مشاورت کے بعد ایک initial draft design کیا ہے جس کے متعلق میں نے پہلے عرض کیا کہ اس میں تمام سٹیک ہولڈرز جس میں ہربل میڈیسن کے لوگ بھی آ جاتے ہیں، اس میں ایلوپیتھک کے بھی آتے ہیں اور ہومیوپیتھک کے بھی آتے ہیں۔ ہم ان سے تفصیلی مشاورت کر رہے ہیں، ہیلتھ کیئر کمیشن سے مشاورت کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ فائنل ڈرافٹ ایک ماہ کے اندر اندر تیار ہو جائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ تمام سٹیک ہولڈرز کو اس پر اعتماد ہو گا۔ وہ ڈرافٹ ہم انشاء اللہ اسمبلی میں lay کریں گے جہاں اپوزیشن بنچز اور حکومتی بنچز کی تمام تجاویز کو خوش دلی سے قبول کرتے ہوئے شامل کریں گے اور ہم مل کر ایسا لائحہ عمل تیار کریں گے جو آئندہ دو سے تین ماہ میں انشاء اللہ تعالیٰ حقیقت کا روپ دھار لے گا اور اس کے بعد پھر کسی quacks کو پورے پاکستان اور خاص طور پر پنجاب میں انشاء اللہ تعالیٰ چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ سوال کا جواب اتنا لمبا شروع کر دیتے ہیں کہ پھر آگے وقت نہیں بچتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! تفصیل تو بتانی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ جواب تو ٹھیک دیتے ہیں لیکن لمبا بہت کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 2273 محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2274 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ زیب النساء اعوان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں طبی ٹیسٹوں کے بارے میں تحفظات کی تفصیلات

*2274: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ایم آر آئی مشین نہ ہے جبکہ ایم آر آئی مشین کا عملہ موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ الٹرا ساؤنڈ دو بجے بند کر دیا جاتا ہے جبکہ ایمر جنسی وارڈ اور آپریشن تھیٹر کے لئے بھی الٹرا ساؤنڈ کی 24 گھنٹے ایمر جنسی سہولت موجود نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم آر آئی اور الٹرا ساؤنڈ جیسے مہنگے ٹیسٹ مریضوں کے لواحقین باہر سے کرواتے ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کو ایم آئی آر مشین فوری طور پر مہیا کرنے اور الٹرا ساؤنڈ کی 24 گھنٹے ایمر جنسی سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ایم آر آئی مشین موجود ہے جو کہ ناکارہ حالت میں ہے اور اس مشین کو نیلام کرنے کا معاملہ محکمہ صحت میں زیر غور ہے۔ مذکورہ مشین کو چلانے کے لئے کوئی اضافی عملہ حکومت کی طرف سے بھرتی نہیں کیا گیا بلکہ ہولی فیملی ہسپتال کے شعبہ ایکسرے کے کچھ ملازمین کو اس مشین کو چلانے کے لئے تربیت دی گئی تھی اور وہ عملہ دوبارہ شعبہ ایکسرے میں کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے بلکہ صرف شعبہ ایکسرے میں موجود الٹرا ساؤنڈ مشین 2:00 بجے بند ہو جاتی ہے اور اس کے بعد شعبہ حادثات، زچگی اور آپریشن تھیٹرز میں لائے جانے والے مریضوں کے لئے 24 گھنٹے الٹرا ساؤنڈ کی سہولت دستیاب ہے۔

(ج) چونکہ مذکورہ ہسپتال کی ایم آر آئی مشین ناکارہ حالت میں ہے اور گورنمنٹ سیکٹر میں ایم آر آئی نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو یہ ٹیسٹ باہر سے کروانا پڑتا ہے۔ جہاں تک الٹرا ساؤنڈ ٹیسٹوں کا تعلق ہے تو ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت موجود ہے اور تمام مستحق، نادار، مفلس اور داخل مریضوں کو یہ سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے۔

(د) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی طرف سے ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں شعبہ حادثات (ایمر جنسی) میں سی ٹی سکین مشین نصب کر دی گئی ہے اور سی ٹی سکین کی سہولت مریضوں کو دن رات مہیا کی جا رہی ہے۔ جونہی فنڈز دستیاب ہوں گے ایم آر آئی مشین بھی خرید لی جائے گی۔ تاہم الٹرا ساؤنڈ کی سہولت 24 گھنٹے پہلے سے ہی دستیاب ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہاں پر ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کی ایم آر آئی مشین کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ خراب ہے اور اس سوال کو dispose of کیا جا رہا ہے جس کے لئے۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے لئے on her behalf کہا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے آپ کا نہیں سنا بلکہ عباسی صاحب کا سنا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ یہ مشین کب سے خراب ہے اور جب سے خریدی گئی کتنا عرصہ ٹھیک رہی ہے اور کیا جب یہ خراب ہوئی تو اس کی گارنٹی تھی اور اگر نہیں تھی تو کیا اس کو ٹھیک کروانے کی کوشش کی گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں مختصر سا جواب دوں گا کہ یہ مشین اپنی مدت پوری کر چکی ہے اور جتنے ٹیسٹ اس مشین نے کرنے تھے وہ کر لئے گئے ہیں۔ اس مشین کو ناکارہ قرار دینے کا process ہوتا ہے جس میں ایک ٹیکنیکل کمیٹی بنتی ہے تو وہ process adopt کیا گیا ہے جو عنقریب within days finalize ہونے والا ہے اور اس issue کا فوری نوٹس لیا گیا ہے۔ ہماری معزز ممبر محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ نے بڑا valid question کیا تھا جس پر میں محکمہ صحت کی طرف سے بھی مشکور ہوں کہ ایک بڑا genuine issue اٹھایا گیا اور ہم نے اس matter کو expedite کرتے ہوئے فوری طور پر next ADP میں priority میں ڈال دیا ہے اور انشاء اللہ next ADP it will be top priority, جیسے ہی launch ہو گی تو ہم انشاء اللہ نئی مشین بھی لے لیں گے اور موجودہ مشین کو ناکارہ کرنے کا process جاری ہے جو کہ انشاء اللہ ایک دو ہفتوں میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال یہی ہے کہ یہ مشین کتنے عرصے سے ناکارہ ہو چکی ہے اور کتنے عرصہ سے expire ہو چکی ہے یا اپنی life پوری کر چکی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! 2013 میں یہ معاملہ initiate کیا گیا تھا اور اس کے بعد سے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کچھ سستی کا بھی مظاہرہ کیا گیا جس کے متعلق already directions محکمہ صحت جاری کر چکا ہے تو جس نے بھی سستی کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی اور اس کو expedite کر دیا گیا ہے اور as soon as possible یہ مشین ہولی فیملی ہسپتال کو provide کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2276 رانا محمد افضل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2280 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال میں ایم آر آئی مشین خریدنے کی تفصیلات

*2280: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین کب کس کمپنی سے خریدی گئی نیز اس مشین کو خریدنے کے لئے کب اور کس تاریخ کو کن کن مقامی یا بین الاقوامی اخبارات میں اشتہار دیا گیا، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ ایم آر آئی مشین کتنے میں خرید کی، اس مشین کو خریدنے کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین کی خریداری کا کنٹریکٹ ایگریمنٹ مورخہ 05-12-2013 کو پیپرا رولز 2009 کے عین مطابق میٹورا ڈیجونکس کمپنی کے ساتھ سائن کیا گیا۔ اس مشین کی خریداری کے لئے مورخہ 17-05-13 کو روزنامہ "نئی" بات لاہور اور 18-05-13 کو روزنامہ "ڈان" اور روزنامہ "نوائے وقت" میں اشتہارات دیئے گئے تھے۔ اشتہارات کی کاپیاں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ ایم آر آئی مشین -/US$1888000 میں خریدی گئی۔ اس مشین کو خریدنے کی منظوری سیکرٹری صحت پنجاب نے 05-12-2013 کو دی۔ یہ ایم آر آئی مشین چلڈرن

ہسپتال لاہور میں اس وقت چالو حالت میں ہے اور مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کی تفصیل میں جو bid paper میں دی گئی ہے اس کی مجھے کاپی ملی ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہوں گی کہ اس میں سے صرف دو لفظ ہی پڑھ کر بتا دیں کہ اس میں کیا لکھا ہے؟

جناب سپیکر: کاپی ملی ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ tender کی کاپی ہے جس میں سے صرف مجھے دو لفظ پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: Tender کی کاپی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ شاید معزز ممبر صاحبہ کو جو کاپی ملی ہے کیونکہ وہ فوٹو کاپی کروائی گئی ہے تو شاید وہ dim ہو تو میرے پاس جو fresh کاپی readable ہے وہ میں انہیں پہنچا دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ مجھے ابھی provide کریں گے تو میں اسے پڑھوں گی تو میرا کوئی ضمنی سوال نہیں بن سکے گا۔ یہ کاپی میں آپ کو بھجوا دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلو، نہیں بن سکے گا تو پھر اس میں کس کا قصور ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا قصور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: You can read it اگر نہیں پڑھی جاتی تو عینک لگائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ نے عینک لگائی ہوئی ہے تو مہربانی کر کے آپ ہی مجھے پڑھ کر بتا دیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ محکمے کی غلطی ہے اور بجائے اس کے کہ آپ اس کے اوپر کوئی سخت ایکشن لیتے کہ ممبر کو اس طرح کی تفصیل دی جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ فوٹو سٹیٹ لے کر آئی ہیں اگر اصل لے کر آتیں تو میں پھر دیکھتا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے تو نہیں لے کر آنی تھی بلکہ محکمہ نے دینی تھی۔ میں نے تو نہیں جا کر لینی تھی۔

جناب سپیکر: جی، بتادیں کہ یہ readable کیسے ہو گی؟ میں نے تو عینک کا مشورہ دیا ہے آپ اب کچھ اور بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو مشورہ نہیں دے سکتا لیکن میں انہیں یہی عرض کرتا ہوں کہ ابھی انہیں کاپی provide کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ ضمنی سوال پھر کیا کریں گی کیونکہ وہ کہہ رہی ہیں کہ میں نے ضمنی سوال کرنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جواب کے اس سیشن کے بعد ان کا جو بھی سوال ہو گا اس کا انہیں انشاء اللہ تحریری جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ تو اب ایوان کی پراپرٹی ہے اور یہ ان کا ذاتی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے ایم آر آئی مشین کی خریداری کی ہے اس کے جواب میں انہوں نے یو ایس ڈالر میں لکھا ہے کہ تقریباً 20 کروڑ روپے بنتے ہیں تو ساتھ ہی انہوں نے لکھا ہے اس کی منظوری سیکرٹری صحت نے دی تھی اور کیا یہ منظوری کسی کمیٹی میں دی گئی تھی یا کوئی میٹنگ ہوئی تھی تو اُس میں کون کون ممبرز تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ تو ایک detailed process ہے جس میں Technical Committee ہوتی ہے پھر اس کی bids دی جاتی ہیں اور وہ bids open ہوتی ہیں اور باقاعدہ ایک Scrutiny Committee اس کو scrutinize کرتی ہے اور پورا procedures جو PEPRA رولز میں ہے وہ تمام adopt کیا جاتا ہے اور اُس کے بعد کسی بھی چیز کی خریداری کی جاتی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے کمیٹی کے ممبران کا پوچھا تھا کہ اس میں کون کون سے ممبران تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! basically تو یہ technical experts کی کمیٹی ہو گی جو Institute نے خود بنائی ہو گی اور اُس میں بائیو میڈیکل انجینئرز جو اُس انسٹیٹیوٹ کے ہیں وہ شامل ہوں گے اور وہ automatically اُن کمیٹیوں کے ممبر ہوتے ہیں، ابھی اس وقت تو مجھے کمیٹی کے اُن ممبران کے بارے میں علم نہیں ہے لیکن اگر آپ مجھے وقت دیں تو میں کچھ وقت میں اس کا جواب دے سکتا ہوں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی companies نے اس bid میں حصہ لیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، کتنی companies نے حصہ لیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں سن نہیں سکا اگر محترمہ دوبارہ بتا دیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! کتنی companies نے اس bid میں حصہ لیا تھا؟

جناب سپیکر: تین سے کم تو نہیں ہوں گی، اگر ہوں گی تو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس پورے tender کی جو فائل ہے اُس کو جواب میں رکھوا دیتے ہیں definitely اس میں کچھ کمپنیوں نے حصہ لیا ہو گا جس نے بھی اُس میں qualify کیا ہو گا اور جو بھی lowest of the bid ہو گی اُس کو tender دیا گیا ہو گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جب سارے جواب آپ نے ہی دینے ہیں تو میرے سوال کو pending ہی کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جواب تو ایک بات کا بھی نہیں آیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال کچھ relevant نہیں بنتا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال relevant ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ نہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! چلیں میرے تیسرے ضمنی سوال کا ہی جواب دے دیں کہ اس مشین سے daily کتنے patient مستفید ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! depend کرتا ہے کہ ہسپتال میں اُس وقت کتنے patient آتے ہیں، کبھی زیادہ ہوتے ہیں، کبھی کم ہوتے ہیں اور اب اس پر میں کیا جواب دے سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2298 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: کامونکی میں کتوں کے کاٹے کے ٹیکے کی عدم دستیابی

*2298: **محترمہ لبنیٰ فیصل:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 16۔اگست 2013 روزنامہ "خبریں" لاہور کی خبر کے مطابق کامونکی محلہ حبیب ٹاؤن میں آوارہ کتوں نے ایک کمسن بچی اقرا کو کاٹ لیا اور وہ شدید زخمی ہو گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب اس بچی کو سول ہسپتال کامونکی لے جایا گیا تو ڈاکٹر نے کہا کہ ان کے پاس کتا کاٹے کے انجکشن لگانے کے لئے دستیاب نہ ہیں، آپ اس کو پرائیویٹ کلینک پر لے جائیں یا پھر دو دن انتظار کریں جب یہ انجکشن آئیں گے تو بچی کو لگا دیئے جائیں گے؟

(ج) کیا حکومت اس بارے انکوائری کروانے اور کتا کاٹے پر لگائے جانے والے انجکشن فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ٹی ایچ کیو کامونکی میں مورخہ 17۔اگست 2013 کو شعبہ ایمرجنسی میں اقراء نامی بچی آئی اور اس کو فوری طور پر طبی امداد دی گئی۔ بچی زخمی حالت میں نہ تھی۔ ہسپتال ریکارڈ کے مطابق یہ غلط ہے کہ بچی 16۔اگست 2013 کو ہسپتال میں آئی تھی۔ بلکہ یہ بچی 17۔اگست 2013 کو ہسپتال میں آئی تھی۔

(ب) ٹی ایچ کیو کامونکی میں کتے کاٹنے کی ویکسین موجود ہے اور اقراء نامی بچی کو17۔اگست 2013 کو کتے کاٹے کی ویکسین لگائی گئی اور نہ ہی ڈیوٹی ڈاکٹر نے کہا کہ مریضہ بچی کو پرائیویٹ کلینک پر لے جاؤ۔ ہسپتال ریکارڈ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکے میں کتے کاٹے کی ویکسین موجود ہے اور مریضوں کو ٹیکے ہسپتال سے لگائے جاتے ہیں کسی بھی مریض کو بازار سے ٹیکے لانے کے لئے نہیں کہا جاتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! I am satisfied with the answer لیکن میں چاہتی ہوں کہ روزنامہ "خبریں" نے جو خبر دی تھی اُس کا بھی کوئی سد باب کیا جائے کیونکہ ہماری گورنمنٹ ہمارے وزیر، ہمارے مشیر، ہمارے پارلیمانی سیکرٹریز بہت کام کر رہے ہیں آئے دن وہ میڈیسن اور ہر چیز کی چیکنگ کر رہے ہوتے ہیں لیکن جو روزنامہ "خبریں" نے غلط خبر دے کر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی بدنامی کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2322 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: داتا گنج بخش ٹاؤن میں لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2322: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں کل کتنی لیڈی ہیلتھ وزیٹرز ہیں نیز ان کے نام، عہدہ و گریڈ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں موجود لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کتنے عرصہ سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں؟

(ج) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں موجود لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کو ماہانہ کس حساب سے اعزازیہ دیا جاتا ہے نیز محکمہ صحت کی طرف سے ان کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں سال 2010 میں کتنی لیڈی ہیلتھ سپروائزر تھیں اور سال 2011 کو کتنی لیڈی ہیلتھ سپروائزر تھیں سال وار الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کی

جائے نیز سال 2010 اور سال 2011 میں دی جانے والی سہولیات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں تعینات لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تفصیل مع عہدہ و گریڈ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں لیڈی ہیلتھ وزیٹرز جب سے بھرتی ہوئی ہیں اسی ٹاؤن میں ہی تعینات ہیں جو کہ تقریباً دس سال کے لگ بھگ ہے۔

(ج) داتا گنج بخش ٹاؤن میں موجود لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کو بی پی ایس۔12 کے مطابق ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سنٹرز میں رہائش بھی دی جاتی ہے۔

(د) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں مذکورہ عرصہ کے دوران تعینات لیڈی ہیلتھ سپر وائزرز مع میسر سہولیات کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں مجھے بتایا گیا ہے کہ جو ہیلتھ سپر وائزر ہیں اُن کو تنخواہ کے علاوہ پٹرول گاڑی اور ڈرائیور کی سہولت بھی دی جاتی ہے اور ساتھ اعزازی رقم بھی دی جاتی ہے تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اعزازی رقم کتنی دی جاتی ہے اور کس مد میں دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اعزازی رقم کتنی دی جاتی ہے اور کس مد میں دی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ اعزازی رقم ان کو دی جاتی ہے اب چونکہ ان کو ریگولر کر دیا گیا ہے اور ان کا permanent salary structure موجود ہے اس کے ساتھ ساتھ جب ان سے extra کام لیا جاتا ہے جیسے پولیو کا کام لیا جاتا ہے یا ڈینگی کا کام لیا جاتا ہے تو اس میں ان کو اعزازیہ دیا جاتا ہے جو پہلے اڑھائی سو روپے ہوتا تھا لیکن اب اس کو پانچ سو روپیہ کر دیا گیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ان ہیلتھ سپر وائزر کو جو رہائش دی گئی ہے اس میں اکثر نے اپنے گھر کو آگے rent out کیا ہوا ہے تو کیا محکمہ اس کا کوئی action لے رہا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے کوئی نشاندہی کریں ایسے تو ٹھیک نہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے داتا گنج بخش ٹاؤن کے جو پانچ سنٹرز ہیں اُنہی کی detail پوچھی ہے اور انہی کے متعلق میں بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! داتا گنج بخش ٹاؤن کے پانچ سنٹرز کے بارے میں معزز ممبر نے پوچھا ہے اُس میں انہوں نے رہائش سے related بات تو نہیں پوچھی لیکن جو انہوں نے نشاندہی کی ہے اگر ان کے علم میں کوئی ایسی specific انفارمیشن ہے تو جہاں پر ایسی violation ہو رہی ہے تو ہم اُس پر فوری طور پر کارروائی کریں گے اور routine میں بھی اس کو چیک کیا جاتا ہے اور اس طرح کے cases اکثر سامنے آجاتے ہیں کہ لوگ رہائش allot کروا لیتے ہیں اور خود نہیں رہتے اور rent out کر دیتے ہیں تو یہ ایک routine process ہے جیسے ہی اس کا محکمہ کو پتا چلتا ہے تو فوری طور پر اُن دونوں اشخاص کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! on her behalf

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوزیشن کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو ان کے بعد ضمنی سوال کا وقت دوں گا۔ جی، ارشد ملک صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2340 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2340: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کس کس مرض کے وارڈز ہیں ہر وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، ان میں کتنے سپیشلسٹ اور کتنے ایم اوز ہیں؟

(د) کیا ہر مرض کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال 464 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں سرجیکل وارڈ نمبر (I) 57 بیڈز، سرجیکل وارڈ (II) 25 بیڈز، یورالوجی وارڈ 16 بیڈز، میڈیکل وارڈ (I) 48 بیڈز میڈیکل وارڈ (II) 48 بیڈز، ٹی بی چیسٹ وارڈ 33 بیڈز، آئی وارڈ 20 بیڈز، ENT وارڈ 18 بیڈز، کارڈیالوجی وارڈ 40، پیڈیاٹرک وارڈ 40 بیڈز، گائنی وارڈ 40 بیڈز، ایمرجنسی وارڈ 8 بیڈز، فیملی وارڈ 9 بیڈز، ڈائیلسز 26 بیڈز، آرتھو وارڈ 24 بیڈز جبکہ نیوروسرجری وارڈ 12 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں کام کرنے والے سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور ایم اوز کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج ذیل سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں، آرتھوپیڈک سرجن ایک پوسٹ، گائناکالوجسٹ تین پوسٹیں، فزیشن ایک پوسٹ، ریڈیالوجسٹ ایک پوسٹ، نیفرالوجسٹ ایک پوسٹ۔

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں مطلوبہ اہلیت کے حامل ڈاکٹرز کو ترقیاں دے کر جلد ہی پُر کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں، اُن میں کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہیں اور کتنے ایم اوز ہیں تو اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ 464 بیڈ کا ہسپتال ہے جہاں 12 سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہیں اور 22 ایم اوز کام کر رہے ہیں جبکہ 80 ڈاکٹرز کا شارٹ فال ہے یہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے اور ڈی ایچ کیو بھی ہے 464 بیڈ کا یہ ہسپتال ہے تو میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے آپ کی وساطت سے سوال ہے کہ کب تک اس ہسپتال اور عوام پر یہ رحم کھائیں گے، کب تک اس short fall کو پورا کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انہوں نے بڑا valid سوال کیا ہے میں پورے ایوان کی انفارمیشن کے لئے یہ جو ہم نے ابھی advertise کیا ہے تمام DHQs اور THQs کے لئے جو incentive-based ہمارا plan ہے کہ ڈاکٹروں کی کمی پوری کرنے کے لئے کیونکہ ڈاکٹر جو ہیں وہ دور دراز علاقوں میں نہیں جاتے جیسے محترم ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بھی اس issue کی نشاندہی کی تھی تو میں نے ایوان کو یہ assurance دلائی تھی کہ ہم اس پر پورا روڈ میپ پروگرام لے کر آرہے ہیں تو یہ پروگرام الحمدللہ onground آچکا ہے اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس پورے package plan کی منظوری بھی دے دی ہے۔ اس کو ہم نے advertise کر دیا ہے جس کے تحت DHQs میں basic salary structure کے علاوہ جو ہمارے سپیشلسٹ ڈاکٹرز صاحبان وہاں پر جائیں گے اور جو وہاں جانا چاہیں گے انہیں اُن کی سیلری کے علاوہ ایک لاکھ روپے تک DHQs میں اور ڈیڑھ لاکھ روپے تک THQs میں، اضافی سیلری دیں گے اور اس کے علاوہ اور بھی incentives ہیں جو ہم انہیں دیں گے اور ہم نے انہیں 250 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کا ایک بیج بھیج دیا ہے انشاءاللہ ہماری کوشش یہ ہے کہ اگلے ڈیڑھ سے دو ماہ میں ہمارے تمام THQs اور DHQs میں جو ڈاکٹرز کی کمی ہے اُس کو کافی حد تک انشاءاللہ پورا کر لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے بھی پتا ہے میں نے محترمہ کو کہا ہے کہ میں ایک ضمنی سوال اُن کو دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں آپ نے ساری بات سن لی ہے اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں میں ٹائم سے آگے نہیں جاؤں گا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تیس سیکنڈ لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو جو ہسپتال ہے اس کی upgradation approve ہو چکی ہے جو next ADP۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا جو ضمنی سوال ہے اس کے بارے میں بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسی ڈی ایچ کیو ہسپتال کے بارے میں ADP میں یہ approve تھی تو یہ کب تک اس ہسپتال کو upgrade کر دیں گے اور کب تک یہ مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اب ہم روڈ میپ کے ذریعے کام کر رہے ہیں تو یہ جو DHQs ہے یہ بھی اُسی روڈ میپ کا حصہ ہے اور انشاء اللہ ہم اس کو آنے والے چند ماہ میں جس طرح ہمارے معزز ممبر کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں گی؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے یہی سوال تھا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے مہربانی۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان: ای ڈی او صحت کی طرف سے جعلی ادویات بنانے والے اداروں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*1934: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ای ڈی او صحت ملتان نے پچھلے چار سال کے دوران جعلی ادویات بنانے والے کتنے اداروں کے خلاف کارروائی کی ان کے پتاجات سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ ای ڈی او نے اپنی تعیناتی کے دوران اپنی سربراہی میں ضلع ملتان میں کتنے غیر رجسٹرڈ میڈیکل سٹوروں کے خلاف کارروائی کی، ان کو کیا کیا سزائیں دی گئی اور کتنا کتنا جرمانہ سرکاری خزانے میں جمع کروایا گیا؟

(ج) ای ڈی او صحت ملتان نے 2013 میں کتنے بغیر لائسنس سٹورز اور پریکٹیشنرز کے چالان کئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلعی حکومت ملتان کی طرف سے جعلی ادویات میں ملوث 15 افراد کے خلاف کارروائی کی گئی، ان کے نام، پتا جات اور ان کے خلاف کی جانے والی کارروائی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں 2012 سے 2014 کے دوران ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 782 میڈیکل سٹورز کے چالان کئے گئے، 131 میڈیکل سٹورز کو تنبیہ کی گئی، 651 میڈیکل سٹورز کے خلاف چالان ڈرگ کورٹ ملتان میں سماعت کے لئے جمع کروائے گئے جبکہ کل 49 لاکھ 35 سو روپے جرمانہ ہوا۔

(ج) 2012 سے 2014 کے دوران کل 6569 میڈیکل سٹورز اور میڈیکل پریکٹیشنرز کا معائنہ کیا گیا، کل 1959 ڈرگ سیمپلز معیار جانچنے کے لئے حاصل کئے گئے، 217 میڈیکل سٹورز اور پریکٹیشنرز کے چالان کئے گئے اور دکانات سربمہر کی گئیں۔ کل 651 چالان ڈرگ کورٹ ملتان میں سماعت کے لئے جمع کروائے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1955: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں کل کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ ڈاکٹرز منظور شدہ strength کے مطابق ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کل کتنا پیرا میڈیکل سٹاف ہے، کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پُر کرنے کے لئے حکومت کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں اس وقت کل 67 ڈاکٹرز مختلف شعبہ جات میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز منظور شدہ strength کے مطابق نہ ہیں بلکہ مختلف شعبہ جات کی 52 اسامیاں خالی ہیں۔ ان میں سے کچھ اسامیاں specialist doctors کی عدم دستیابی کی وجہ سے خالی پڑی ہیں جبکہ بعض اوقات ڈاکٹرز ٹرانسفر، پروموشن یا سروس سے

ریٹائرڈ ہو جانے کی وجہ سے اسامیاں خالی ہوتی رہتی ہیں۔ محکمہ صحت نے ڈی سی او کی سر براہی میں ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے، موزوں امیدواروں کی دستیابی پر خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں پیرا میڈیکل سٹاف کی کل 51 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 41 اسامیوں پر سٹاف تعینات ہے جبکہ 10 اسامیاں خالی ہیں جن کی اسامی وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کو جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1956: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کون کون سے شعبہ جات ہیں اور یہ شعبہ جات کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں۔ شعبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے شعبہ جات کے پروفیسرز صاحبان نہ ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں کتنے شعبہ جات ایسے ہیں جن کی اشد ضرورت ہے؟

(ہ) کیا یہ ہسپتال ضلع کی آبادی کے تناسب سے سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اکثر مریضوں کو بیڈز و شعبہ جات کی کمی کے باعث فیصل آباد اور لاہور کے ہسپتالوں کو ریفر کرنا پڑتا ہے؟

(ز) کیا حکومت پنجاب مذکورہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں بیڈز کی تعداد و نئے شعبہ جات میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ زیادہ مریضوں کو اس ہسپتال میں علاج کی سہولیات فراہم کی جا سکیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ 275 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) شعبہ جات کی بیڈز وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال ٹیچنگ ہسپتال نہ ہے لہذا اس میں پروفیسرز صاحبان نہ ہیں بلکہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں نیوروسرجری، چیسٹ سرجری، سائیکاٹری، ڈرماٹالوجی، آئی سی یو شعبہ جات کی ضرورت ہے۔

(ہ) جی ہاں! یہ ہسپتال ضلع کی آبادی کو صحت کی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے۔

(و) جی نہیں! بیڈز کی کمی کی وجہ سے مریضوں کو فیصل آباد یا لاہور ریفر نہیں کیا جاتا بلکہ مندرجہ بالا شعبہ جات کی کمی کی وجہ سے مریضوں کو لاہور یا فیصل آباد کے بڑے ہسپتالوں میں ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(ز) حکومت پنجاب پالیسی کے مطابق missing specialties کی سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم اس کی بنیاد فنڈز کی دستیابی پر منحصر ہے۔

ملتان: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی ایمرجنسی میں توسیع کرنے کی تفصیلات

*1993: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی ایمرجنسی کو وسعت دینے کے لئے زمین حاصل کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایمرجنسی وارڈ کو extend کرنے کی بجائے مذکورہ بالا زمین پر پارکنگ سٹینڈ قائم کر دیا گیا اور عوام کو فوری علاج معالجے کے حق سے محروم کر دیا گیا؟

(ج) کیا مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں حکومت فوری طور پر ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایمرجنسی کی وسعت کے لئے نہیں بلکہ ہسپتال کی توسیع کے لئے زمین حاصل کی گئی ہے۔ جس کے لئے 170 ملین روپے کے فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں اور تعمیراتی کام جاری ہے۔

(ب) پارکنگ سٹینڈ عارضی طور پر قائم کیا گیا تھا جو کہ تعمیراتی کام شروع ہونے پر خود بخود ختم ہو گیا ہے۔

(ج) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی توسیع کے لئے 1919.442 ملین روپے کی لاگت سے منصوبہ منظور ہوا ہے جس کے لئے 170 ملین روپے جاری کر دیئے گئے ہیں اور تعمیراتی کام جاری ہے۔

ملتان: نشتر ہسپتال کے برن یونٹ کو آپریشنل کرنے کی تفصیلات

*1995: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر برن یونٹ آپریشنل نہیں اور چند بستروں پر مشتمل ایک وارڈ کو برن یونٹ کا نام دیا گیا ہے جہاں نہ ضروری سٹاف ہے اور نہ ہی ضروری equipment ہے؟

(ب) کیا حکومت فوری طور پر نشتر ہسپتال میں زیر تعمیر برن یونٹ کو آپریشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) نئی عمارت میں 30 بستروں پر مشتمل برن یونٹ نے دسمبر 2012 میں کام شروع کر دیا ہے۔ ہفتہ میں تقریباً 100 مریض آتے ہیں اور مہینہ میں تقریباً 40 سے 50 آپریشن ہوتے ہیں۔ اب تک تقریباً 37 کروڑ 6 لاکھ روپے کے آلات اور مشینری خریدی جا چکی ہے اور اس کی تنصیب جاری ہے۔

حکومت پنجاب نے آلات اور مشینری کی خرید کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں 4 کروڑ 63 لاکھ 44 ہزار روپے جاری کئے ہیں۔ آلات اور مشینری کی خریداری کے ٹینڈرز آخری مراحل میں ہیں۔

(ب) زیر تعمیر ماڈرن برن یونٹ 874.467 ملین روپے کا ایک بڑا منصوبہ ہے جس کے لئے اٹلی کی حکومت Pakistan Italian Debt for Development Swap Agreement کے تحت 440 ملین روپے فراہم کر رہی ہے۔

ماڈرن برن یونٹ کی عمارت تقریباً مکمل ہو چکی ہے بجلی کے کنکشن کے لئے واپڈا کو 18.880 ملین روپے ادا کر دیئے گئے ہیں اور واپڈا کی جانب سے بجلی کی فراہمی ہو چکی ہے۔

محکمہ سوئی گیس نے 40 لاکھ روپے کا اضافی ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا ہے جس کی ادائیگی کی منظوری حکومت پنجاب سے لی جا رہی ہے۔
حکومت پنجاب نے آلات اور مشینری کی خرید کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2014-15 میں 4 کروڑ 63 لاکھ 44 ہزار روپے جاری کئے ہیں۔ آلات اور مشینری کی خریداری کے ٹینڈرز آخری مراحل میں ہیں اسی طرح 6 کروڑ روپے کے ٹینڈرز برائے خریداری آلات اور مشینری (PIDSA) کی مد میں بھی آخری مراحل میں ہے۔
اس ماڈرن برن یونٹ کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے 78 اسامیاں منظور کی ہیں ان اسامیوں پر بھرتی آخری مراحل میں ہے۔ جلد ہی یہ برن یونٹ مکمل ہو جائے گا۔

ضلع منڈی بہاؤالدین: ٹی ایچ کیو ہسپتال میں چلڈرن وارڈ کا قیام و دیگر تفصیلات

*2266: سید طارق یعقوب: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں چلڈرن وارڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ بھی نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں متعدد شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں۔ ان پر کب تک تعیناتیاں ہو جائیں گی نیز ہسپتال میں مذکورہ شعبہ جات کب تک قائم کر دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال پھالیہ میں الگ سے چلڈرن وارڈ موجود نہ ہے۔ تاہم بچوں کے لئے بیڈز مختص کئے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے رواں مالی سال میں اپنے special package سے پھالیہ میں عورتوں کی زچگی اور بچوں کی تمام بیماریوں کے علاج کے لئے "میٹرنٹی ہسپتال پھالیہ" کے نام پر 50 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں اور رواں مالی سال میں تعمیر اور مشینری کی خریداری کی جائے گی۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ کی اسامی منظور شدہ ہے ۔ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو مطلوبہ اہلیت رکھنے والے MOs اور WMOs کو ترقی دے کر جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

(ج) ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ خالی اسامیوں کو جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

ضلع چکوال: لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*2273: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چکوال میں کل کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز ہیں ان میں کتنی ریگولر اور کتنی کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مذکورہ ضلع میں کل کتنی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چکوال میں جو لیڈی ہیلتھ ورکرز عرصہ پندرہ سال سے کام کر رہی ہیں، ان کو ریگولر نہیں کیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ ضلع میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ہ) حکومت کنٹریکٹ پر کام کرنے والی لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع چکوال میں اس وقت 1033 لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں۔ اس سے پہلے یہ تمام کنٹریکٹ پر کام کر رہی تھیں لیکن اب وفاقی حکومت کی ہدایات کے مطابق حکومت پنجاب کی جانب سے ان کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران چکوال میں 94 لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) ان تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کو جو پندرہ سالوں سے کام کر رہی ہیں یا جنہوں نے چند سال پہلے ہی نیشنل پروگرام کو جوائن کیا ہے ان کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(د) تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز جو نیشنل پروگرام میں کام کر رہی ہیں یہ اپنے گھر میں رہ کر جاب کرتی ہیں۔ انہیں ڈیوٹی کے لئے کسی دور دراز مقام پر نہیں جانا پڑتا۔ بلکہ یہ اپنے محلے میں ہی رہ کر کام

کرتی ہیں۔ان کی ڈیوٹی کا دورانیہ بھی مخصوص نہیں ہے انہیں میٹر نٹی اور عدت لیو کی سہولت حاصل ہے اگر ان سے پولیو کی مہم کے دوران کام لیا جائے تو انہیں اضافی رقم دی جاتی ہے۔

(ہ) حکومت نے لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ریگولر کر دیا ہے۔

ضلع سیالکوٹ: پی پی-128 میں بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2276: رانا محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-128 سیالکوٹ میں کتنے بی ایچ یوز ہیں؟

(ب) ان کی عمارات کی موجودہ حالت کیسی ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان بی ایچ یوز کی عمارات کی مینٹیننس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کتنے بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز تعینات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-128 سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل آٹھ بی ایچ یوز ہیں:

بھگت پور، سرانوالی، وڈالہ سندھواں، کھیرے، مدی پور، قلعہ کالروالا اور سوکن ونڈ۔

(ب) تمام بی ایچ یوز کی بلڈنگز 82-1981 میں تعمیر ہوئی تھیں۔30 سال پرانی ہونے کی وجہ سے مرمت طلب ہیں تاہم قابل استعمال ہیں۔

(ج) سال 09-2008 میں جو قابل مرمت بی ایچ یوز تھے ان کو ترجیحی بنیادوں پر NLC سے حکومت پنجاب نے بذریعہ ضلعی گورنمنٹ مرمت کروائے تھے۔ حلقہ پی پی-128 تحصیل پسرور کا صرف ایک بی ایچ یو ڈھوڈا شامل تھا جس کی بلڈنگ کی مرمت پر مبلغ 16 لاکھ 87 ہزار 331 روپے خرچ ہوئے۔ گزشتہ چار سالوں میں 10-2009 تا 14-2013 میں ضلع بھر کے کسی بھی بی ایچ یو کی مرمت کے لئے کوئی فنڈ نہ رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے اکثر بلڈنگز کی حالت تسلی بخش نہ ہے بلکہ مرمت طلب ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ کے 8 بی ایچ یوز میں سے 4 بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات ہیں اور باقی 4 بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں۔

بہاولپور: پی پی-268 میں عملہ کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2350: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-268 بہاولپور میں سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، تفصیل ہسپتال وار بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار کب سے خالی ہیں؟

(ج) کس کس ہسپتال میں گائنی ڈاکٹرز کام کر رہی ہیں اور کس کس ہسپتال میں گائنی ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی تمام خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-268 بہاولپور میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ اور سات بنیادی مراکز صحت ہیں۔ ٹی ایچ کیو احمد پور شرقیہ میں ڈاکٹرز کی 24 اسامیاں جبکہ پیرا میڈیکل سٹاف کی 57 اسامیاں منظور شدہ ہیں جبکہ سات بنیادی مراکز صحت میں میڈیکل آفیسر کی ایک ایک جبکہ پیرامیڈیکل سٹاف کی پانچ اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں گائناکالوجسٹ کی دو اسامیاں منظور شدہ ہیں اور دونوں سیٹوں پر گائناکالوجسٹ تعینات ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب محکمہ صحت عوام کو صحت کی بروقت سہولیات بہم پہنچانے کے لئے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اور ہر ضلع میں متعلقہ ڈی سی او کی زیر نگرانی ایک ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس کی خالی اسامیوں کو ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر بھرتی کر کے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ صحت نے PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر 1450 نرسوں کو بھرتی کیا ہے جن کی recommendations موصول ہوتے

ہی ان کو پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں تعینات کر کے نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

بہاولپور: پی پی-268 کے سرکاری ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2351: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-268 بہاولپور میں سرکاری ہسپتال کہاں کہاں ہیں، ہر ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور ان میں کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ان تمام ہسپتالوں میں ایمرجنسی وارڈز موجود ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(د) کیا حکومت ان تمام ہسپتالوں کو موجودہ سال 14-2013 میں خصوصی فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایچ کیو پی پی-268 بہاولپور میں کل آٹھ سرکاری ہسپتال ہیں جن میں ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال اور سات بی ایچ یوز ہیں ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ شہر احمد پور شرقیہ کی یونین کونسل 62/4 اربن ڈی میں واقع ہے۔ یہ ہسپتال 92 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس میں ایمرجنسی، آئی وارڈ، آرتھوپیڈک، پیڈز، جنرل سرجری اور ڈینٹل یونٹس، ڈائیلسز یونٹ، ریڈیالوجی، پیتھالوجی، انستھیزیا، گائنی، ان ڈور اور آؤٹ ڈور کے شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ سات بی ایچ یوز ہیں۔ بی ایچ یو ڈیرہ نواب صاحب، بی ایچ یو کلاب، بی ایچ یو ٹبی عزت، بی ایچ یو خدا بخش مہر، بی ایچ یو تھیڑی ضبطی، بی ایچ یو مہراب والا، بی ایچ یو خرم پور۔ ہر بی ایچ یو دو بیڈز پر مشتمل ہوتا ہے۔

(ب) جی ہاں! ان میں ایمرجنسی وارڈ موجود ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی رقم کی مد وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مالی سال 14-2013 کے بجٹ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ عرصہ کے دوران کوئی بھی خصوصی فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔

سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ علاج کروانے والوں سے اکٹھی کی گئی فیس و دیگر تفصیلات

*2360: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں پرائیویٹ علاج کروانے والے مریض فیس ادا کرتے ہیں جسے گورنمنٹ کے آرڈر نمبر So(D)819/89(P&H) کے تحت گورنمنٹ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کے درمیان ایک طے شدہ شرح کے تحت تقسیم کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فارمولے پر من وعن عمل نہیں ہو رہا ہے اور خصوصاً پیرا میڈیکل سٹاف کو ان کا حصہ نہیں دیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات ہے تو لاہور کے جنرل ہسپتال، سروسز ہسپتال، پی آئی سی اور میو ہسپتال میں جنوری 2012 سے اگست 2013 تک پرائیویٹ مریضوں سے کتنی فیس اکٹھی کی گئی اور اس کی تقسیم کی تفصیلات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں پرائیویٹ علاج کروانے والے مریض فیس ادا کرتے ہیں مذکورہ آرڈر کے تحت تقسیم کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ فارمولے پر عمل نہیں ہو رہا اور خصوصاً پیرا میڈیکل سٹاف کو ان کا حصہ نہیں مل رہا۔ تاہم گورنمنٹ ہسپتالوں میں پرائیویٹ علاج کروانے والے مریضوں سے اکٹھی ہونے والی رقم کو مربوط طریقہ سے تقسیم کرنے کے لئے ایک کابینہ کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے جو ایک مؤثر فارمولا تشکیل دینے کے لئے کام کر رہی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران PIC لاہور سے 36 کروڑ 20 لاکھ 69 ہزار 267 روپے، میو ہسپتال لاہور سے 54 لاکھ 87 ہزار 795 روپے، جنرل ہسپتال سے 9 کروڑ 23 لاکھ، 31 ہزار 935 روپے جبکہ سروسز ہسپتال لاہور سے 38 لاکھ 2 ہزار 673 روپے پرائیوٹ مریضوں سے فیس کی مد میں اکٹھے کئے گئے۔ مذکورہ بالا رقم کی تقسیم کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

Government Share	45%
Doctor's Share	35%
Paramedical Staff's share	20%

فیصل آباد: ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ سے نرسز کے تبادلہ جات کی تفصیلات

*2367: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی ٹرانسفر کی Wed lock policy پالیسی کیا ہے؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ سے یکم جنوری 2013 سے آج تک کتنی نرسز کا تبادلہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی یا دیگر جگہوں پر کیا گیا، ان کے نام، پتاجات مع ڈومیسائل کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان کے تبادلہ جات کس کس پالیسی اور سکیم کے تحت کئے گئے؟

(د) کیا ان تمام کے کاغذات کی تصدیق تبادلہ سے قبل کی گئی تھی اگر ہاں تو کس نے یہ تصدیق کی تھی؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ سے متعدد نرسز کے تبادلہ جات جعلی کاغذات پر Wed lock policy کے تحت ہوئے ہیں۔ کیا حکومت ایسے تبادلہ جات منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب کی Wedlock Transfer Policy کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ سے مذکورہ عرصہ کے دوران صرف ایک چارج نرس مسماۃ شفقت پروین دختر عمر حیات کا تبادلہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ہوا تھا جو کہ مورخہ 2013-08-28 کو گورنمنٹ نے منسوخ کر دیا اور وہ ابھی تک کام کر رہی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا چارج نرس کا تبادلہ انتظامی امور کے تحت گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ صحت نے کیا تھا۔

(د) تمام کاغذات کی تصدیق کے بعد (DG (Nursing نے مورخہ 2013-07-25 کو مسماۃ شفقت پروین چارج نرس کا تبادلہ کیا تھا اور بعد میں یہ تبادلہ 2013-08-28 کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سوائے ایک چارج نرس شفقت پروین کے کسی بھی اور چارج نرس کا تبادلہ نہیں ہوا جو کہ انتظامی امور کے تحت ہوا تھا۔ اس میں جعل سازی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

سرگودھا: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*2380: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا کے اصل منصوبہ میں سنٹرل ائرکنڈیشننگ اور لفٹ کی تنصیب شامل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ان منصوبوں کے لئے فنڈز ختم کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت یہ منصوبہ مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں ادویات اور دیگر سہولیات کا فقدان ہے جس سے مریض اور ان کے لواحقین سخت پریشان ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں ادویات و دیگر ضروری سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں سنٹرل ائرکنڈیشننگ اصل منصوبہ میں شامل نہ ہے تاہم دو عدد لفٹ منصوبہ میں شامل ہیں۔ قوی امید ہے کہ آئندہ مالی سال میں لفٹس کی تنصیب ہو جائے گی۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال کی نئی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے اور تمام ڈیپارٹمنٹ نئی بلڈنگ میں جنوری 2015 میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 کے لئے ادویات و دیگر سہولیات کی مد میں خطیر رقم مختص کی ہے۔ ادویات کا ٹینڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں مریضوں کو

مفت ادویات مہیا کی جا رہی ہیں نیز ان ڈور اور آؤٹ ڈور مریضوں کو بھی ممکن حد تک ادویات مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ہ) حکومت پنجاب مصمم ارادہ رکھتی ہے اور اس مقصد کے لئے خطیر رقم مختص کر دی گئی ہے۔

لاہور: سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز
میں ورک چارج ملازمین و دیگر تفصیلات

*2384: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز لاہور جنوری 2013 میں جو ریٹائرڈ ملازمین گریڈ سولہ اور اس سے اوپر ورک چارج پر تعینات تھے ان کے نام، عہدہ اور pay package بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ملازمین میں سے جن آفیسرز کے کنٹریکٹ ختم کئے گئے ان کے نام، عہدہ اور کنٹریکٹ ختم کرنے کی تاریخ اور وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چند آفیسرز کے ڈیلی ویجز کنٹریکٹ میں خصوصی طور پر تا حال توسیع کی جا رہی ہے ان کے نام، عہدہ اور میرٹ بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈیلی ویجز آفیسرز کو نکالنے اور بعض کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے میں جانبداری کا مظاہرہ کیا گیا ہے، کیا حکومت اس معاملہ میں انکوائری کروا کر ذمہ داران کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ہ) اگر مذکورہ پوسٹیں اتنی اہم ہیں تو کیا حکومت ریٹائرڈ افراد کی بجائے قواعد کے مطابق میرٹ پر مستقل بنیادوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اور سروسز ہسپتال لاہور میں مندرجہ ذیل ملازمین گریڈ سولہ اور اس سے اوپر ورک چارج پر تعینات تھے ان کے نام عہدہ اور pay package کی تفصیل درج ذیل ہے:

محمد رفیق بھٹی	آفس سپرنٹنڈنٹ	15847/-
سید عباس علی شاہ	ڈپٹی ڈائریکٹر فنانس /آڈٹ آفیسر	23000/-
احسان الحق احسان	اکاؤنٹس آفیسر	14950/-
اعجاز احمد اعجاز	پرچیز آفیسر	21850/-

(ب) سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اور سروسز ہسپتال لاہور کے جن ورک چارج ملازمین کے کنٹریکٹ میں توسیع نہیں گئی کیونکہ ان کی خدمات کی مزید ضرورت نہ تھی۔

محمد رفیق بھٹی	آفس سپرنٹنڈنٹ	01-06-14
سید عباس علی شاہ	ڈپٹی ڈائریکٹر فنانس/آڈٹ آفیسر	24-03-13
احسان الحق احسان	اکاؤنٹس آفیسر	21-04-13
اعجاز احمد اعجاز	پرچیز آفیسر	01-06-13

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) ان ڈیلی ویجز آفیسرز کو سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اور سروسز ہسپتال لاہور کی پچھلی انتظامیہ نے بھرتی کیا تھا موجودہ انتظامیہ نے ان کو توسیع نہیں دی۔

(ہ) گورنمنٹ کو درخواست کی جارہی ہے کہ ان کی جگہ پرآفیسرز کو ٹرانسفر کر کے لگادیا جائے۔

صوبہ میں ٹی بی سے متاثرہ افراد میں اضافہ کی صورتحال اور اس کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2480: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں اعداد و شمار کے مطابق دس لاکھ کے قریب ٹی بی سے متاثرہ افراد ہیں اور اس میں سالانہ تقریباً ایک لاکھ افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر یہ اعداد و شمار درست نہیں ہیں تو محکمہ صحت اپنے اعداد و شمار سے مطلع فرمائے اور ان اعداد و شمار کی بنیاد (source) سے بھی مطلع فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی بی کی بیماری غریب بستیوں اور جیلوں میں تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اس کی روک تھام میں ناکامی کی ایک وجہ اس کی ادویات کا بہت زیادہ مہنگا ہونا بھی ہے؟

(ج) حکومت نے گزشتہ پانچ سال میں کتنے نئے ٹی بی سینیٹوریم قائم کئے ہیں، کیا کیا سہولیات اس بیماری کی روک تھام کے لئے تمام افراد کو فراہم کی جارہی ہیں، ادویات کی سستے داموں پر فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس بیماری کے علاج کے لئے Directly Observed Short Course DOTS Strategy کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) WHO کی رپورٹ 2013 کے مطابق صوبہ پنجاب میں ٹی بی کے مریضوں کی تعداد 34 لاکھ ہے جبکہ ہر سال 2 لاکھ نئے لوگوں کو ٹی بی کا مرض لاحق ہوتا ہے۔ ٹی بی کنٹرول پروگرام حکومت پنجاب ان کو مفت تشخیص اور علاج کی سہولت مہیا کرتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ غربت اور تنگ جگہوں پر زیادہ لوگوں کی رہائش ٹی بی کے مریضوں میں اضافہ کی وجہ بنتا ہے۔ پنجاب کی 32 جیلوں میں ٹی بی کنٹرول پروگرام پنجاب کی جانب سے ٹی بی کی تشخیص اور بروقت علاج کے لئے سنٹرز بنائے گئے ہیں جن میں لیبارٹریز بھی شامل ہیں۔ ان سنٹرز میں تمام مریضوں کو مفت تشخیص اور بروقت علاج کی سہولت موجود ہے اور تمام ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) جدید تحقیق کے نتیجے میں سینیٹوریم کی ضرورت نہیں ہوتی حکومت نے ٹی بی کے علاج کے لئے صوبہ بھر میں 537 مراکز قائم کر رکھے ہیں جن میں تمام رورل ہیلتھ سنٹرز، تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال اور Tertiary Care ہسپتال شامل ہیں۔ مزید برآں 30 اضلاع میں 892 جنرل پریکٹیشنرز کو Public Private Mix کے تحت پروگرام میں شامل کیا گیا ہے اور ان کے ذریعے بھی ٹی بی کے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ ٹی بی کنٹرول پروگرام حکومت پنجاب تمام مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرتا ہے۔

Drug Resistant TB کے لئے صوبہ بھر میں پانچ سنٹرز قائم کئے گئے ہیں جبکہ چھ عدد جدید قسم کی Gene X pert مشینیں بھی موجود ہیں جو دو گھنٹے میں اس مرض کی تشخیص کرتی ہیں نیز Drug Resistant TB کے مریضوں کو بھی مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

Directly Observed Short Course DOTS Strategy کے لئے اقدامات:

(i) حکومت پنجاب تمام مریضوں کے علاج کے لئے فنڈز فراہم کرنے کے لئے committed ہے۔

(ii) اس مرض کی تشخیص بلغم کے نمونے سے کی جاتی ہے جس کے لئے صوبہ بھر میں 537 مراکز قائم کئے گئے ہیں جن کی تفصیل اوپر بتائی گئی ہے۔

(iii) 537علاج گاہوں میں دوائی کی وافر مقدار موجود ہے جو مریض کو 8 سے 6 ماہ تک مفت مہیا کی جاتی ہے۔ جس میں کبھی تعطل نہیں ہوتا۔

(iv) ہر مریض کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

(v) علاج کے لئے لیڈی ہیلتھ ورکرز اور کیمونٹی ورکرز سے بھی مدد لی جاتی ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں لفٹس کی تعداد
اوران کی موجودہ صورتحال ودیگر تفصیلات

*2481: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنی لفٹس لگائی گئی ہیں یہ لفٹس، کس سال میں کس قیمت پر، کس سپلائر سے خریدی گئیں؟

(ب) ان لفٹس میں سے کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی مستقل خراب ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال میں صرف دو لفٹس قدرے چالو حالت میں ہیں جو وقتاً فوقتاً کئی دن کے لئے بند رہتی ہیں اور باقی مکمل بند ہیں؟

(د) ہسپتال میں کتنے لفٹ آپریٹر ہیں ان کی ماہانہ تنخواہ کیا ہے یکم جولائی 2012 تا 31۔ جون 2013 ان لفٹس کی مرمت پر کیا خرچ آیا اور کس پارٹی سے یہ مرمت کروائی گئی؟

(ہ) ہسپتال انتظامیہ نے لفٹس کی بڑے پیمانے پر خرابی سے مریضوں اور ان کے لواحقین کو درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال میں کل گیارہ لفٹس ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آٹھ عدد لفٹس چالو حالت میں ہیں جبکہ دو مرمت کے لئے عارضی طور پر بند ہیں اور ایک مکمل طور پر خراب ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ آٹھ لفٹس بالکل ٹھیک چل رہی ہیں۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں لفٹ آپریٹرز کی کل تعداد 19 ہے جن میں سے 17 ریگولر اور 2 ورک چارج پر ہیں جن کی ماہانہ تنخواہ 3 لاکھ 26 ہزار 830 روپے ہے۔ تمام لفٹس کا سالانہ Repair

Maintenance & ریٹ کنٹریکٹ Express Elevator M/S سے ماہانہ 20 ہزار فی لفٹ کیا ہوا ہے۔

(ہ) مذکورہ ہسپتال کے ہر بلاک میں لفٹس مریضوں اور ان کے لواحقین کے لئے 24 گھنٹے آن رہتی ہیں اور لفٹ آپریٹرز ان میں موجود رہتے ہیں۔

ساہیوال میڈیکل کالج کا قیام و دیگر تفصیلات

*2513: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) کیا اس کالج کی اپنی عمارت تعمیر ہو چکی ہے اگر ہاں تو یہ کہاں پر ہے اور اس میں کس کس شعبہ جات کی عمارت کی تعمیر کی گئی ہے؟

(ج) اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی ہے، اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت کتنا تھا اور اس کی تعمیر کتنی رقم میں مکمل ہوئی ہے؟

(د) اس میں ہر شعبہ کی علیٰحدہ علیٰحدہ بلڈنگ کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیا اس بلڈنگ میں کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اگر ہاں تو کب سے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کا قیام جنوری 2011 میں عمل میں آیا۔

(ب) کالج کی اپنی عمارت زیر تعمیر ہے اور یہ سنٹرل جیل ساہیوال کے عقب اور ڈویژنل پبلک سکول ساہیوال کے سامنے واقع ہے اور اس میں تمام شعبہ جات تعمیری مراحل میں ہیں۔

(ج) اب تک اس کی تعمیر پر 717 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ ابتدائی تخمینہ لاگت 969.120 ملین روپے ہے۔

(د) اس میں بائیو، کیمسٹری، فزیالوجی، اناٹومی، فارماکالوجی، فورنزک میڈیسن کے شعبہ جات کی بلڈنگ زیر تکمیل ہے۔

(ہ) کلاسز کا اجراء دسمبر 2014 سے کر دیا گیا ہے۔

قصور: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ڈاکٹرز و پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2554: جناب محمد نعیم صفدر انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس وقت اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے، کتنی اسامیاں کس کس عہدہ و گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) حکومت خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل Annex-A اور B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل بالترتیب Annex-A اور B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل شروع ہو گیا ہے اور جلد ہی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

شیخوپورہ: کالا خطائی روڈ پر سرکاری ہسپتال بنانے کی تفصیلات

*2587: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔162 شیخوپورہ کالا خطائی روڈ پر گورنمنٹ نے سرکاری ہسپتال 2011۔12۔13 میں تعمیر کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کالا خطائی روڈ پر سرکاری ہسپتال تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے ایسا کوئی بھی اعلان مذکورہ تاریخ کو نہیں کیا گیا۔

(ب) کالا خطائی روڈ سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر بی ایچ یو جنڈیالہ کلیساں طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے لہذا نیا ہسپتال بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور:پی آئی سی کی کنٹین میں مضر صحت اشیاء کی فروخت کی تفصیلات

*2651:ڈاکٹر نوشین حامد:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے اندر کنٹین ہے ؟

(ب) اس کنٹین کا ٹھیکہ 12۔2011اور 13۔2012 میں کتنا تھااور کس پارٹی کواس کا ٹھیکہ دیا گیانیز ٹھیکہ سے حاصل ہونے والی آمدنی کااستعمال بیان فرمائیں ؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کنٹین پر مضر صحت اشیاء فروخت کی جارہی ہیں ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریضوں کے لواحقین نے متعدد بار انتظامیہ سے اشیاء پر اوور چارجنگ اور غیر معیاری اشیاء فروخت کرنے کی شکایات کی ہیں لیکن کنٹین کے ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے اندر کنٹین ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال کی کنٹین کا ٹھیکہ 12۔2011 میں45لاکھ 70ہزار روپے تھا جو کہ Ms Ghulam Mustafa کو دیا گیا جبکہ 13۔2012 میں46لاکھ 786روپے ٹھیکہ تھا جو کہ M/s Manj International کو دیا گیا۔

(ج) جی نہیں!یہ درست نہ ہے۔

(د) جو بھی شکایت موصول ہوتی ہے اس کا فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی:پی پی۔9 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2666:جناب آصف محمود:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔9راولپنڈی میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد کتنی ہے اور کن کن یو سیز میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان سنٹرز میں کس کس گریڈ کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں،ان کو پُر کیوں نہیں کیا جارہا ہے ؟

(ج) ان سنٹرز میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ فنڈز کن کن مدات میں خرچ ہوئے،سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیاان سنٹرز میں مریضوں کو مفت دوائیاں فراہم کی جارہی ہیں،اگر ہاں تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے مریضوں کو مفت دوائیاں فراہم کی گئیں،سنٹر وار اور سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-9راولپنڈی کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس ہے اور اس حلقہ میں پنجاب حکومت کا کوئی طبی سنٹر ہے اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر تعینات ہے۔

(ب) ایضًا

(ج) ایضًا

(د) ایضًا

راولپنڈی:پی پی-9 میں قائم بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں سٹاف کی کمی و دیگر تفصیلات

*2667:جناب آصف محمود:کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-9راولپنڈی میں کتنے بی ایچ یوز،آر ایچ سیز اور ہسپتال ہیں؟

(ب) ان سنٹرز اور ہسپتالوں میں کون کون سی missing facilities ہیں،ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کتنے سنٹرز ایسے ہیں جو ڈاکٹرز کے بغیر چل رہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اکثر سنٹرز پر سٹاف کئی کئی دن تک آتا ہی نہیں ہے؟

(ہ) ان سنٹرز اور ہسپتالوں کا گزشتہ پانچ سالوں کا آڈٹ کروایا گیا ہے اگر ہاں تو آڈٹ رپورٹس ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-9راولپنڈی کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس ہے اور اس حلقہ میں پنجاب حکومت کا کوئی طبی سنٹر ہے اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر تعینات ہے۔

(ب) ایضًا

(ج) ایضًا

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

رپورٹیں

(جو ایوان میں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں

The Fatima Jinnah Medical University Lahore Bill 2015

(Bill No. 19 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب چودھری محمد اکرم صاحب مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ساہیوال یونیورسٹی 2015 اور مسودہ قانون جھنگ یونیورسٹی 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرم: جناب سپیکر! میں

1- The University of Sahiwal Bill 2015 (Bill No. 20 of 2015) and
2- The University of Jhang Bill 2015 (Bill No. 21 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ باؤ اختر علی صاحب مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب اوورسیز پاکستانی کمیشن 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں

The Punjab Overseas Pakistanis Commission (Amendment) Bill 2015 (Bill No.18 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے اجازت دی ہے۔ میرے پوائنٹ آف آرڈر پر دو سوال ہیں۔ ایک تو مجھے آپ کی واپسی پر خوشی ہے اور میں آپ کو ویلکم کرتا ہوں ہم تو آپ کے درشنوں کو ترس گئے تھے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: میں اپوزیشن کی واپسی پر بھی انہیں ویلکم کرتا ہوں اور میاں نصیر احمد کی واپسی پر بھی ویلکم کرتا ہوں۔ اگلا میرا سوال جو نہایت اہم ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ علیحدہ بیٹھ کر میٹنگ کر لیں میرے خیال میں وہ بہتر رہے گا۔ میں آپ کو پہلے ہی کہہ رہا ہوں مجھے پتا ہے جو آپ نے بات کرنی ہے مجھے سمجھ آ گئی ہے۔ میں آپ سے گزارش

کروں گا کہ آپ میرے بڑے ہیں اور میرے بزرگ ہیں آپ میرے آفس میں تشریف لے آئیں وہاں بیٹھ کر بات کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں وہ بات آپ کے دفتر میں کروں گا لیکن میں کراچی کے واقعہ پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس بارے میں قرار داد آ رہی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے اظہار تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی وہ بعد میں کریں گے۔ قواعد کی معطلی کی تحریک آئی ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن)، قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید)، میاں خرم جہانگیر وٹو، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور جناب احمد شاہ کھگہ ایم پی ایز 8۔ مئی 2015 کو پیش آنے والے نلتر سانحہ کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر قانون تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 8۔ مئی 2015 کو پیش آنے والے نلتر سانحہ کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 8۔ مئی 2015 کو پیش آنے والے نلتر سانحہ کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

چونکہ اس کی مخالفت کسی نے نہیں کی ہے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 8- مئی 2015 کو پیش آنے والے نلتر سانحہ کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

گلگت بلتستان کے مقام نلتر پر آرمی ہیلی کاپٹر کو پیش آنے والے حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے گہرے رنج وغم کا اظہار اور اس المناک حادثے کو قومی سانحہ قرار دینا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 8- مئی 2015 کو گلگت بلتستان کے مقام نلتر پر آرمی ہیلی کاپٹر کو پیش آنے والے حادثے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعہ میں فلپائن اور ناروے کے سفیر اور ملیشیا اور انڈونیشیا کے سفیروں کی بیگمات کے علاوہ پاک آرمی کے دو افسران میجر التمش ریاض اور میجر وسیم فیصل اور ایک نائب صوبیدار ذاکر جاں بحق ہو گئے تھے نیز متعدد افراد زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک حادثے کو قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔

یہ ایوان پاک فوج کے متذکرہ بالا افسران کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے متعدد زندگیوں کو بچانے کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں اور شہید ہو گئے۔

یہ ایوان مرحومین کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحتیابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 8۔ مئی 2015 کو گلگت بلتستان کے مقام نلتر پر آرمی ہیلی کاپٹر کو پیش آنے والے حادثے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعہ میں فلپائن اور ناروے کے سفیر اور ملیشیا اور انڈونیشیا کے سفیروں کی بیگمات کے علاوہ پاک آرمی کے دو افسران میجر التمش ریاض اور میجر وسیم فیصل اور ایک نائب صوبیدار ذاکر جاں بحق ہو گئے تھے نیز متعدد افراد زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک حادثے کو قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔

یہ ایوان پاک فوج کے متذکرہ بالا افسران کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے متعدد زندگیوں کو بچانے کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں اور شہید ہو گئے۔

یہ ایوان مرحومین کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحتیابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

چونکہ قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 8۔ مئی 2015 کو گلگت بلتستان کے مقام نلتر پر آرمی ہیلی کاپٹر کو پیش آنے والے حادثے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعہ میں فلپائن اور ناروے کے سفیر اور ملیشیا اور انڈونیشیا کے سفیروں کی بیگمات کے علاوہ پاک آرمی کے دو افسران میجر التمش ریاض اور میجر وسیم فیصل اور ایک نائب صوبیدار ذاکر جاں بحق ہو گئے تھے نیز متعدد افراد زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک حادثے کو قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔

یہ ایوان پاک فوج کے متذکرہ بالا افسران کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے متعدد زندگیوں کو بچانے کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں اور شہید ہو گئے۔

یہ ایوان مرحومین کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحتیابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ان کے لئے فاتحہ بھی کرا لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، کراچی میں دہشت گردی کے واقعہ کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے وزیر قانون و پارلیمانی امور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید اور ان کے ساتھی میاں خرم جہانگیر وٹو، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور جناب احمد شاہ کھگہ ایم پی ایز قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 13۔ مئی 2015 کو کراچی میں دہشت گردی کے واقعہ کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 13۔ مئی 2015 کو کراچی میں دہشت گردی کے واقعہ کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 13۔ مئی 2015 کو کراچی میں دہشت گردی کے واقعہ کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کرے۔

قرارداد

کراچی بس سانحہ میں شہید ہونے والوں کے لئے گہرے رنج و غم کا اظہار اور اس المناک واقعہ کو قومی سانحہ قرار دینا

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 13۔ مئی 2015 کو کراچی میں ہونے والے دہشت گردی کے ہولناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس المناک واقعہ میں ایک بس میں سوار بچوں اور خواتین سمیت 40 معصوم اور بے گناہ افراد کو فائرنگ کرکے شہید کر دیا گیا اور متعدد افراد زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک واقعہ کو قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ معصوم افراد کے اس افسوسناک قتل عام پر پوری قوم سوگوار ہے اور اس المناک واقعے کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح کے واقعات دہشت گردی کے خلاف جنگ کے پوری قوم کے متفقہ عزم کو کمزور نہیں کر سکتے اور پوری قوم افواج پاکستان سمیت سکیورٹی اداروں کی پشت پر کھڑی ہے اور آخری دہشت گرد کے خاتمہ تک یہ جنگ جاری رہے گی۔ جو بھی بیرونی ہاتھ اس کی پشت پر ہے یہ ایوان ان کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان افواج پاکستان سکیورٹی کے دیگر اداروں کو بھی اپنی بھرپور تائید اور حمایت کا ایک بار پھر اعادہ کرتا ہے جو ان دہشت گردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہے۔ ان کی جلد کامیابی کے لئے دعاگو ہے۔ یہ ایوان ان معصوم شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعاگو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے ۔ تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعاگو ہے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 13۔ مئی 2015 کو کراچی میں ہونے والے دہشت گردی کے ہولناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس المناک واقعہ میں ایک بس میں سوار بچوں اور خواتین سمیت 40 معصوم اور بے گناہ افراد کو

فائر نگ کر کے شہید کر دیا گیااور متعدد افراد زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک واقعہ کو قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ معصوم افراد کے اس افسوسناک قتل عام پر پوری قوم سوگوار ہے اور اس المناک واقعے کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح کے واقعات دہشت گردی کے خلاف جنگ کے پوری قوم کے متفقہ عزم کو کمزور نہیں کر سکتے اور پوری قوم افواج پاکستان سمیت سکیورٹی اداروں کی پشت پر کھڑی ہے اور آخری دہشت گرد کے خاتمہ تک یہ جنگ جاری رہے گی۔ جو بھی بیرونی ہاتھ اس کی پشت پر ہے یہ ایوان ان کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان افواج پاکستان سکیورٹی کے دیگر اداروں کو بھی اپنی بھرپور تائید اور حمایت کا ایک بار پھر اعادہ کرتا ہے جو ان دہشت گردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہے۔ ان کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان ان معصوم شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 13۔ مئی 2015 کو کراچی میں ہونے والے دہشت گردی کے ہولناک واقعہ کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس المناک واقعہ میں ایک بس میں سوار بچوں اور خواتین سمیت 40 معصوم اور بے گناہ افراد کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیااور متعدد افراد زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک واقعہ کو قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ معصوم افراد کے اس افسوسناک قتل عام پر پوری قوم سوگوار ہے اور اس المناک واقعے کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح کے واقعات دہشت گردی کے خلاف جنگ کے پوری قوم کے متفقہ عزم کو کمزور نہیں کر سکتے اور پوری قوم افواج پاکستان سمیت سکیورٹی اداروں کی پشت پر کھڑی ہے اور آخری دہشت گرد کے خاتمہ تک یہ جنگ جاری رہے گی۔ جو بھی بیرونی ہاتھ اس کی پشت پر ہے یہ ایوان ان کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان افواج پاکستان سکیورٹی کے دیگر اداروں کو بھی اپنی

بھرپور تائید اور حمایت کا ایک بار پھر اعادہ کرتا ہے جو ان دہشت گردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہے۔ ان کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان ان معصوم شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے ۔ تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعزیت

وادی نلتر کے ہیلی کاپٹر حادثے اور کراچی میں دہشت گردی کے واقعے میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جی، وادی نلتر کے ہیلی کاپٹر حادثے اور کراچی میں دہشت گردی کے واقعے میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کرائی گئی)

جناب سپیکر: جی، ہمارے ساتھی اور دوست ممالک کے سفیران، ملیشیا اور انڈونیشا کے سفیروں کی بیگمات کی ناگہانی اموات پر ان کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب ہم یہاں سے واک آؤٹ کر کے گئے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو اب یہاں موجود نہیں ہیں انہوں نے میری ذات کے حوالے سے کہا کہ ان کی یہ تیسری جماعت ہے تو میں ان کی اصلاح کئے دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کون سی جماعت ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ تیسری پارٹی بدل کر ادھر آئے ہیں۔ میں پہلے جماعت اسلامی میں تھا اور اب پی ٹی آئی میں ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ انہوں نے کوئی ایسی بات کی ہے اور نہ ہی یہ کسی نے سنا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے قائدین کی یہ چوتھی جماعت ہے۔[***]

جناب سپیکر: میں نے یہ بات سنی نہیں ہے اگر کسی نے یہ بات کی ہے تو اس کو کارروائی کا حصہ قطعاً نہ بنایا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ آپ نے [***] پر اتنا بُرا منایا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ اچھا نہیں لگتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! آپ میری ایک منٹ بات سن لیجئے کہ [***] ہماری زندگی سے کیسے حذف ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! یہ ضرب المثل ہے۔ کوئی سونے کا[***] لے کر پیدا نہیں ہوتا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ انسان ہیں جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ انسان اور سٹیل میں بہت فرق ہے۔ آپ یہ چھوڑ دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر دوں کہ [****] بھی ہوتا ہے۔ جس کا کوئی ضرب المثل نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔ ایسے الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ آپ کی بڑی مہربانی، آپ کا احترام اپنی جگہ پر ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار ہے؟ آپ اس کا نمبر پڑھیں۔

جناب امجد علی جاوید: تحریک التوائے کار نمبر 430/15 ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پہلے جو تحاریک التوائے کار pending ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو میرے آنے سے پہلے کا ٹائم دیا ہوا ہے۔ انہوں نے یہ تحریک التوائے کار pending کروائی تھی کہ جب next session آئے گا تو سب سے پہلے آپ کی تحریک التوائے کار لی جائے گی۔ یہ مجھے نہیں پتا کہ یہ کیسے ہوا؟ جی، جناب امجد علی جاوید صاحب! پڑھئے گا۔

راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 26- اپریل 2015 کی اشاعت میں ہے کہ "جمعدار بی ایم پی اور دفعدار کا پی اے ہاؤس پر قبضہ، لاکھوں کا مٹیریل بیچ ڈالا، مقامی لوگوں کی طرف سے حکام کو مطلع کرنے کے باوجود کارروائی نہ ہو سکی، کمشنر نوٹس لیں، شہری۔" تفصیلات کے مطابق آج سے بیس سال قبل سابق چیئرمین ضلع کونسل راجن پور سردار جاوید اقبال خان مرحوم نے علاقہ پچادھ کے صحت افزاء مقام ماڑی میں سیاحوں کی حفاظت کے لئے بی ایم پی چیک پوسٹوں کے ساتھ لاکھوں روپے کی لاگت سے دو ایکڑ پر مشتمل پی اے ہاؤس تعمیر کرایا جہاں پر بی ایم پی کے علاوہ سکیورٹی ادارے قیام پذیر ہوتے تھے مگر کچھ عرصہ قبل شاہد حسن گورچانی جس پر قتل کے مختلف مقدمات درج تھے اور اسے ان مقدمات میں ہائی کورٹ ملتان سے 25 سال کی سزا بھی ہوئی تھی اس بناء پر اسے بارڈر ملٹری پولیس سے فارغ کر دیا گیا تھا لیکن وہ اتنا بااثر اور غنڈہ ہے کہ وہ دوبارہ اس فورس میں آ گیا ہے اور اس نے وہی غنڈہ گردی کرتے ہوئے دفعدار فردوس خان کے ساتھ مل کر پی اے ہاؤس پر قبضہ کر کے اس کی دیواریں گرا دیں اور اس کا مٹیریل بھی بیچ دیا۔ بعد ازاں اس نے اس پر اپنی ذاتی رہائش گاہ کی تعمیر شروع کر دی۔ جس کی اطلاع کمشنر ڈیرہ غازی خان ڈویژن اور ڈی سی او راجن پور کو مقامی لوگوں نے دی مگر جمعدار بی ایم پی شاہد حسن گورچانی اور دفعدار فردوس خان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی جس کے باعث جمعدار شاہد حسن گورچانی نے پی اے کی سرکاری رہائش گاہ کو توڑ کر اب ذاتی رہائش گاہ میں تبدیل کر رکھا ہے۔ علاقہ پچادھ کے قبائلی وڈیروں

نے کمشنر ڈیرہ غازی خان سے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ایک طرف تو آج سے بیس سال قبل اس وقت کے چیئرمین ضلع کونسل نے سکیورٹی پر مامور ملازمین کی حفاظت اور سکیورٹی اداروں میں کام کرنے والوں کے لئے لاکھوں روپے کی لاگت سے یہ بلڈنگ تعمیر کرائی اور سالہا سال سے وہ بلڈنگ اس مقصد کو پورا کرتی رہی لیکن مذکورہ جمعدار اور دفعدار نے نہ صرف اس مقصد کی خلاف ورزی کی بلکہ انہوں نے اپنے فرائض سے بھی کوتاہی اور بد دیانتی کرتے ہوئے اپنے اختیارات سے تجاوز کرکے ایک ایسی بلڈنگ پر قبضہ کرکے اس کی دیواریں گرا کر اس کا میٹیریل بیچا اور اب اس بلڈنگ کو انہوں نے ذاتی رہائش گاہ میں تبدیل کر لیا ہے پھر اس سے بڑھ کر یہ زیادتی اور بے انصافی کہ جو ذمہ دار افسران جن کی ذمہ داری ہے کہ سرکار کی جائیداد کی حفاظت کریں وہ اس واقعہ سے باخبر ہونے کے باوجود ٹس سے مس نہیں ہوئے اور ان کی اس غفلت کی وجہ سے شاہد حسن گورچانی نے غنڈہ گردی کرتے ہوئے اس سرکاری جائیداد پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔اس خبر سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک identical adjournment motion پہلے ہی اس معزز ایوان میں پیش ہو چکی ہے اور اس کو تقریباً تین چار ماہ گزر چکے ہیں وہ بھی اس pendency کا شکار ہے۔ یہ علاقہ گورنمنٹ پراپرٹی کی لوٹ مار کا نشانہ بنا ہوا ہے اگر یہ معاملہ اسی طرح سے چلتا رہا تو یہ کہاں پر جا کر رُکے گا؟ بااثر لوگ جو وہاں پر بیٹھے ہیں جن کا وہاں کی بیوروکریسی کے اندر اثر ہے وہ یہ کام صدیوں سے جاری رکھے ہوئے ہیں اور اس جمہوری دور میں بھی سلسلہ جاری ہے۔

جناب سپیکر: اس پر تقریر نہیں ہو سکتی، آپ کی مہربانی، جتنی بات کر لی ہے یہی کافی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ ان دونوں تحاریک التوائے کار کا انشاء اللہ تعالیٰ جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ان تحاریک التوائے کار کو 25۔ مئی تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ

جناب سپیکر: اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 161/15 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! دونوں تحاریک التوائے کار کا جواب next week تک آ جائے گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی 25۔ مئی تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 171/15 جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار 164/15 کدھر جائے گی؟

جناب سپیکر: وہ میرے خیال میں کہیں پہلے ختم نہ ہو گئی ہو؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے ریکارڈ کے مطابق یہ تحریک التوائے کار pending ہے۔ یہ تو بڑی عجیب قسم کی تحریک التوائے کار ہے، میں نے اس کے اندر کہا تھا کہ میو ہسپتال کا جو Cardiac Ward ہے وہ تباہ ہو چکا ہے، اب اس کے اپنے ایم ایس کو پرسوں دل کا دورہ پڑ گیا ہے اور جب وہ اس کو وہاں پر لے کر گئے تو وہاں پر مشین ہی ٹھیک نہیں تھی، اس تحریک التوائے کار کے پڑھنے کے بعد تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ مجھے پہلے ہی پتا تھا کہ وہاں پر کیا ہونا ہے لیکن اس کا جواب تو آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کی تحریک التوائے کار ختم ہو گئی ہو گی اسی لئے اس کا نمبر نہیں آیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار pending ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر: آج بھی آپ کی ایک تحریک التوائے کار آئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج کا issue تو بعد کی بات ہے، میری یہ تحریک التوائے کار pending ہوئی تھی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا، اوّل تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا تو یہ routine کا فقرہ

ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ آپ کے اندر حوصلہ ہے کہ آپ یہ ایک فقرہ سنتے رہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آج کے ایجنڈے میں یہ تحریک التوائے کار شامل نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تو یہ شامل کیوں نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو چیک کروا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ مجھ سے مخاطب ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ سے ہی مخاطب ہوں کہ میری تحریک التوائے کار نمبر 164/15 pending ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کو چیک کروا لیتے ہیں اگر یہ تحریک التوائے کار dispose of نہیں ہوئی تو انشاءاللہ سوموار کو اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہسپتال کے ایم ایس کو تو خود دورہ پڑ گیا ہے۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو ایک نظر میں پڑھ تو لیں۔

جناب سپیکر: آپ لوگوں پر رحم کریں، مہربانی کریں، اس طرح سے نہ کیا کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تحریک التوائے کار نمبر 171/15 کو آپ نے pending کروایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار نمبر 171/15 کو pending کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 172/15 جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے بھی ہے۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر15/164 کہاں چلی گئی؟
جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر15/160 بھی pending پڑی ہوئی ہے۔
جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ بھی dispose of ہو گئی ہو گی۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے ریکارڈ کے مطابق وہ pending ہوئی تھی۔
جناب سپیکر: جی، میں چیک کرواتا ہوں سوموار کو آپ کو بتاؤں گا۔
جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار بھی pending ہوئی تھی۔
جناب سپیکر: میرے بھائی وہ lapse ہو گئی ہو گی آپ کیا بات کر رہے ہیں، جب اجلاس ختم ہو جائے اور آپ نے اگر اپنی تحریک التوائے کار کو pending نہیں کروایا تو وہ ختم ہو جاتی ہے۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری تحاریک التوائے کار pending ہوئی تھیں۔
جناب سپیکر: چلیں! میں چیک کروا لیتا ہوں۔ اگر آپ نے pending کروائی ہو گی تو وہ یقیناً موجود ہو گی لیکن میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔
جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے متعلق تھی۔
جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ میں سوموار کو اپنے دفتر سے پتا کر کے بتاؤں گا۔ اب آپ تشریف رکھیں اور میرا ٹائم نہ ضائع کریں۔ Please have your seat.
جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہمیت کی حامل تحریک التوائے کار تھی۔
جناب سپیکر: اگر یہ تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی ہے تو پھر میں کچھ نہیں کروں گا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تحریک التوائے کار 15/172 کا جواب آگیا ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

بہاولنگر میں بندروں کے زہر آلود گوشت کی فروخت

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! مردہ اور حرام جانوروں کے گوشت کی فروخت جیسے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف حکومت پنجاب کے حکم پر محکمہ لائیو سٹاک اور متعلقہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی زیر نگرانی بھرپور کارروائی کا آغاز ہو چکا ہے اور اس کے مؤثر طور پر تدارک کے لئے مورخہ 14-10-17 کو کیا گیا اور اب تک 36 اضلاع میں کل 2 لاکھ 18 ہزار 648 کلو گرام حرام، مردہ و بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری اور ترسیل کی بابت 1465 مقدمات درج کئے گئے 1755 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور کل 2 لاکھ 18 ہزار 648 کلو گرام گوشت کو تلف کیا گیا۔ اب تک بہاولنگر میں 940 کلو گرام حرام و مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری، ترسیل کی بابت دس مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ 35 لوگوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی گئی ہے۔ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد جو کہ ایک سے زیادہ مقدمات میں ملوث ہیں، تین ماہ کی نظر بندی کے لئے بھی متعلقہ ڈی سی او صاحبان کو متحرک کیا جا چکا ہے۔ عوام کی آگاہی اور مضر صحت مردہ اور بیمار گوشت کی تیاری اور فروخت پر فوری کارروائی کے لئے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر کی زیر نگرانی ٹیم متحرک ہے اور اس کارروائی کے نتیجے میں اس مکروہ دھندے میں ملوث افراد کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔ اس کارروائی کے ذریعے ان جرائم پیشہ افراد کو انجام تک پہنچایا جائے گا۔ اس سلسلے میں عوام الناس کو SMS 9211 اور ٹول فری 080009211 کی سہولت فراہم کر دی گئی ہے جو 24 گھنٹے سروس دے رہا ہے۔ عوام اور معزز ممبران اسمبلی کی تجاویز کی روشنی میں اس سسٹم کو مزید فعال بنایا جائے گا مزید برآں حکومت پنجاب نے موجودہ پنجاب ایلیمنٹری سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963 میں ترمیم کر کے نیا پنجاب کوالٹی میٹ اینڈ سلاٹر ریگولیشن مسودہ قانون بھی تیار کیا ہے جو کابینہ میں جمع کروا دیا گیا ہے جو کہ جلد ہی اسمبلی میں ممبران کی بہتر تجاویز کے مطابق منظور کیا جائے گا۔ اس ایکٹ کے تحت اس قسم کے گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے سخت سزائیں اور جرمانے کی سزا تجویز کی گئی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو جو جواب دیا گیا ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے آپ کے سامنے جواب دے دیا ہے اور بات آپ کے علم میں آ گئی ہے لیکن اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ہمارا مؤقف تو سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ seasoned parliamentarian ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جواب تو ابھی پڑھا گیا ہے اس سے پہلے تو یہ کوئی خفیہ جواب تھا جو ہمارے تک پہنچا ہی نہیں۔ اس سے پہلے تو ہمیں نہیں پتا تھا کہ کیا جواب آنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے جواب سن لیا ہے ناں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو ساری بات پڑھ کر بتائی ہے اس کے اندر انہوں نے اس چھری کو تو پکڑ لیا، اس پر چودہ سو مقدمے ہو گئے، سترہ سو بندے پکڑ لئے لیکن کیا یہ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اندر محکمے کا کسی قسم کا کوئی ہاتھ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کیا اس میں محکمہ ملوث نہیں ہے؟ محکمے کے بغیر کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں، آپ کی بڑی مہربانی، آپ rule 86 پڑھ لیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اگر صرف reading ہی کرنی ہے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ rules میں نے تو نہیں بنائے۔ آپ نے ہی بنائے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ کے پاس اختیارات ہیں لیکن ہمارا تو مؤقف ہی نہیں سنا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ٹیلیفون نمبر مشتہر کئے جائیں تاکہ عوام الناس کو پتا چلے، حرام گوشت کے حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحب نے action لیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا اس پر مؤقف سنا جائے اور اس پر بحث کے لئے ٹائم مختص کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا explain کرنا چاہوں گا کہ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ already پچھلے کئی مہینوں سے اس پر اشتہارات اخبارات میں دے رہا ہے۔ شاید معزز ممبر نے نہیں دیکھا انہوں نے اس پر اپنی ایک ہیلپ لائن بھی بنائی ہے پھر اس کے علاوہ جتنی بھی meat shops ہیں ان کے لئے لائسنس بھی بنا رہا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ بہت اہم issue ہے جو ڈاکٹر وہاں جا کر چھاپے مارتے ہیں یہ حرام گوشت ان کی ملی بھگت سے کھلایا جا رہا ہے، کیا کسی کو سزا دی گئی؟ ہماری یہ گزارش ہے کہ اس پر بحث کے لئے دو گھنٹے کا ٹائم مقرر کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار پر بحث نہیں ہو سکتی اگر یہ اس پر بحث رکھنا چاہتے ہیں تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں discuss کر کے اس پر کسی دن بحث کے لئے ٹائم رکھ لیں۔

جناب سپیکر: یہ وہاں پر تو تشریف لائے ہی نہیں، چلیں ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ اس اہم مسئلے پر ایوان میں بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: آپ سوال لے کر آئیں پھر بات کریں گے۔ آپ کی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس پر بحث کرائیں۔

جناب سپیکر: میں نے قاعدے قانون کے مطابق چلنا ہے۔ میں نے آپ کے رولز کے مطابق چلنا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! حرام گوشت کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: اس کا action ضرور لیں گے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ اس پر ضرور action لیں۔ اب آپ تشریف رکھیں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ رولنگ دے سکتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار پر بحث کرنے کی اجازت دیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! جس طرح ہمارے معزز ممبر فرما رہے ہیں یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ہم اس بات کو admit کرتے ہیں مگر تحریک التوائے کار پر بحث ہو سکتی ہے اور نہ ہی یہ وقفہ سوالات ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس پر ایک مخصوص دن اور بحث مقرر کر دی جائے تو اس میں کوئی عار نہیں ہے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

معزز ممبران اسمبلی: یہ بات درست ہے۔

جناب سپیکر: 25 کے بعد کوئی دن رکھ لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! باردانے کے معاملے کو بھی ساتھ رکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں کس طرح سے آپ کی بات سنوں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ نے تحاریک التوائے کار کمیٹی کو refer کی ہیں اسے بھی کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: میں نے کوئی refer نہیں کی۔ Not a single one

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ نے rules کی بات کی ہے۔۔۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کمیٹی کو refer نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے rules follow کریں۔ قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں انہیں بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جس طرح راجہ اشفاق سرور صاحب نے بھی بات کی۔۔۔

جناب سپیکر: ہم 25 کے بعد کسی دن لائیو سٹاک کے بارے میں مکمل بات کریں گے اور بحث ہو جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جس طرح وزراء کی طرف سے بھی یہ بات آئی ہے اور ہمارے اپوزیشن کے معزز ممبران بھی سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ انتہائی اہم اور حساس نوعیت کا ہے۔ پچھلے دنوں لاہور سلاٹر ہاؤس جو اربوں روپے کی لاگت سے بنا ہے وہاں پر بھی میڈیا کے اندر چیزیں آئیں، چینلز پر چلیں کہ وہاں پر مردار جانور جو چل کر وہاں جا نہیں سکتے تھے وہ ذبح ہوئے اور وہ ساری قوم نے دیکھا اور بڑے خوفناک حالات ہیں۔ اس پر جس طرح وزراء کی طرف سے بات آئی ہے، آپ ٹائم مقرر کر لیں تاکہ جواب میں اس پر بات ہو سکے۔

جناب سپیکر: اس مسئلے پر 25۔ مئی کے بعد آپ کو ایک دن دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ملک ارشد صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 292 ہے یہ pending ہوئی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں انشاء اللہ اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: ابھی اس کا جواب نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ابھی اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر یہ تحریک التوائے کار نمبر 292 ہے تو پھر تحریک التوائے کار نمبر 246 کدھر چلی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار 246 پینڈنگ ہے اور آج کے ایجنڈے پر ہے۔ ملک ارشد صاحب نے تحریک التوائے کار نمبر 292 out of turn لی تھی۔

جناب سپیکر: جو تحریک التوائے کار move ہوئی اور pending ہوئی اس کے بارے میں تو میں ابھی جواب لوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! 264 پہلے آتی ہے یا 292؟

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ قسم کا رویہ ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 246 پہلے pending آ رہی ہے، 165 کے بعد 171 کہا جا رہا ہے وہ آپ نے pending کی ہوئی ہے اس کا جواب نہیں آیا۔ اب 246 کے بعد 292 پر چلے گئے۔ اگر تحاریک التوائے کار کے ساتھ یہی کچھ کرنا ہے تو آپ ان کو ویسے ہی exempt کر دیں کہ ان کو مت لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کا جواب لے لوں۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اصل میں تحریک التوائے کار نمبر 292 پڑھی گئی تھی تو اس کا جواب pending تھا اور یہ out of turn لی گئی تھی اور یہ پہلے آ گئی اور تحریک التوائے کار نمبر 246 ابھی تک پڑھی ہی نہیں گئی یعنی تحریک التوائے کار 292 کا نمبر تو بعد میں ہے لیکن out of turn لی گئی تھی اور یہ پڑھی گئی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 164 آپ کے ہاتھ کی pending ہے اس کے بارے میں بھی کہا گیا ہے کہ یہ ایجنڈے پر نہیں ہے تحریک التوائے کار نمبر 165 بھی ایجنڈے پر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اجلاس تو چلنا ہے آپ Monday تک انتظار کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنے دفتر سے یہ پوچھ لیں کہ میری تحاریک التوائے کار کے بارے میں specifically یہ رویہ کیوں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بالکل بھی نہیں ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بالکل ایسے ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ انتہائی قابل احترام ہیں اور میں کوشش کرتا ہوں چونکہ آپ مسائل کو اجاگر کرتے ہیں آپ ذرا Monday تک wait کر لیں ہم اسے دیکھ لیں گے۔ ملک صاحب! اگر آپ کا یہی problem ہے تو آپ بھی Monday تک wait کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی تحریک التوائے کار نمبر 292/15 کے سلسلے میں عرض ہے کہ 15- مارچ کو علاقہ میں ایک incident ہوا تھا، ژالہ باری ہوئی تھی اور لوگوں کا نقصان ہوا تھا آج دو مہینے گزر گئے ہیں، ان زمینداروں کا نقصان ہو چکا لیکن دو مہینے بعد بھی آج وہ

رپورٹ نہیں آئی۔ ہمارے وہاں بڑے بڑے زمیندار نہیں بلکہ دو یا چار ایکڑ زمین رکھنے والے چھوٹے چھوٹے کاشت کار ہیں جن کا نقصان ہوا ہے لہذا اس کے جواب کے لئے کوئی time limit fix کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب next week کو دے دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ہم اگلے ہفتے میں اس تحریک التوائے کار کا جواب لیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگلے ہفتے اس تحریک التوائے کار کا لازماً جواب آنا چاہیے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خوش قسمتی سے آپ تشریف لے آئے ہیں۔ پچھلے اجلاس میں تحریک التوائے کار نمبر 160/15 آپ نے pending کی تھی جو کہ سکول کی زمین پر قبضہ کے حوالے سے تھی۔ آج تک وہ قبضہ vacate ہوا اور نہ ہی یہ تحریک التوائے کار آج کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ آپ اس بارے میں بھی کوئی حکم صادر فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، تحریک التوائے کار نمبر 160/15 کو بھی پیر والے دن دیکھتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جی، بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں صرف ایک بات کرنی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے Monday تک انتظار کرنے کا کہا ہے تو ٹھیک ہے۔ میں Monday تک انتظار کرتا ہوں لیکن میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آج ان کو واضح طور پر کہہ دیں کہ یا تو میرے business کو بالکل serious لے لیں یا مجھے floor پر کہہ دیا جائے کہ میں اپنا business نہ دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ہم ہمیشہ آپ کے business کو serious لیتے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان میں پیش ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے:

1. The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2015.
2. The Punjab Mass Transit Authority Ordinance 2015.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں Ordinances lay کرنے سے پہلے یہ درخواست کروں گا کہ قائد حزب اختلاف نے ہماری قیادت کے بارے میں کچھ دیر پہلے جو الفاظ استعمال کئے تھے انہیں کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔آپ کو چاہئے تھا کہ اسی وقت point out کرتے بہر حال وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2015.

آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2015.

> The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Transport with the direction to submit its report within two months.

Minister for Law may lay the Punjab Mass Transit Authority Ordinance, 2015.

آرڈیننس پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Punjab Mass Transit Authority Ordinance, 2015.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Mass Transit Authority Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Transport with the direction to submit its report within two months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 18۔ مئی 2015 بوقت دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔